Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
41

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

8 شوال 1429 ہجری 9 اخاء 1387 ہش 9 اکتوبر 2008ء

آمد 305
11/10/08

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں، دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں

اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔

وہ بڑی مراد ہے اُس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو

ارشادات عالیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

''چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اس لئے مَیں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور مَیں قسم حضرت احدیت جلّ شانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ مَیں ان سے جنگ کروں گا اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ مَیں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ ''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۷۵-۷۶)

''خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کر کے اپنے تئیں بچا لو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کر دے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی (باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

مومن کی عید دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا کی عید ہے

آج حقیقی عید تو احمدیوں کی عید ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر حاصل ہوئی ہے

اس کے ساتھ ہی میں آپ سب کو جو یہاں بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارک باد دیتا ہوں

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲ر اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر ارشاد کرتے ہوئے فرمایا: آج اللہ کے فضل سے عید کا دن ہے جسے عید الفطر کہتے ہیں۔ عید کا مطلب بار بار لوٹ کر آنے والی چیز کے ہیں اور یہ لفظ یوم الفطر اور یوم الاضحٰی دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ یہ دن کھانے پینے اور خوشیاں منانے کا دن ہے۔ عید کا دن ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ تم نے جو قربانی دی ہے خواہ نفس کی قربانی ہو خواہ مال کی قربانی ہو اس پر خوشی کا اظہار کرو۔ مومن کی عید دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا کی عید ہے جسے وہ دائمی عید بنا دینا چاہتا ہے۔ اور حقیقی عید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ساتھ ہو اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے ملتی ہے۔ اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ملتی ہے آج حقیقی عید تو احمدیوں کی عید ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَن يطع الله والرسول فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصّٰلحين وحسن اُولٰئك رفيقا (سورۃ النساء: ۷۰) یعنی'' اور جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے مُنعَم علیہ گروہ میں شامل کر دیا ہے۔ اس سے ہماری ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں رمضان میں جس عبادت، ریاضت اور تلاوت قرآن مجید اور نفس کی قربانیوں کی ٹریننگ سے گزرے ہیں اس کو قائم رکھنے اور دائمی بنانے کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی عید ہے۔ جب حقیقی عید ملتی ہے تو پھر دنیاوی مشکلات اس عید کو دور نہیں کر سکتیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارے مخالفین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام پر ظلم کرتے ہیں ان میں صدیقیت، شہادت اور صالحیت کہاں...؟ جو دوسروں کی جان لینے کے درپے رہتے ہیں اور اپنی جان دینے کی بات آئے تو ان کی جان نکل جاتی ہے۔ تو وہ صدیق شہید اور صالح کس طرح بن سکتے ہیں...؟ نبوت تو یہ پہلے ہی ختم کر چکے ہیں۔ فرمایا: آج ہمارے

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بھوک اور خوف کا لباس

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامورین کی تکذیب وتوہین کرنے والوں پر جو طرح طرح کے عذاب نازل ہوتے ہیں اُن میں سے ایک بھوک اور خوف کا عذاب بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ. وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ.

ترجمہ: اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُر امن اور مطمئن تھی اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا اور یقیناً ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے اُسے جھٹلا دیا سو عذاب نے انہیں آ پکڑا جبکہ وہ ظلم کرنے والے تھے۔

پاکستان کے موجودہ حالات مذکورہ آیت قرآن کا ہو بہو نقشہ کھینچتے ہیں ایک طرف کھانے پینے کی اشیاء بالخصوص آٹے دال کے لئے شور و پکار ہے تو دوسری طرف خوف وحراس کا عالم ہے۔ ملک کا چپہ چپہ بدامنی کا شکار ہے۔ مساجد، مدارس، ہوٹل، گھر، مکان، بازار سب طرف یہی شور ہے کہ معلوم نہیں کہ صبح ہوئی ہے تو رات کو کیا حال ہونے والا ہے اور رات ہوئی ہے تو دن کو کیا نقشہ ہوگا۔ قرآن مجید کی مذکور آیت کہ اللہ نے ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان دنوں بالکل ان پر صادق آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بھوک اور خوف کا لباس اس لئے پہنایا جاتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے آنے والے مامور کی تکذیب وتوہین کو اپنا روزمرّہ کا معمول بنا لیتی ہے۔

عذاب کے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ آخری حد تک مجرم قوم سے عذاب کو ٹلاتا رہتا ہے لیکن جب انتہا ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنے عذاب کو کسی صورت میں بھی نہیں ٹالتا۔ فرمایا:

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ (الانعام: ۱۴۸) یعنی اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے کہ تمہارا رب بہت وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جا سکتا۔

اسی طرح اللہ فرماتا ہے: اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ. اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (النحل ۴۶-۴۸)

ترجمہ: کیا وہ لوگ جنہوں نے بُری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے...؟ یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں یا انہیں ان کے چلنے پھرنے کی حالت میں آ پکڑے پس وہ (اللہ کو اس کے مقاصد میں) عاجز کرنے والے نہیں یا انہیں تدریجاً گھٹانے کے ذریعہ پکڑے۔ پس یقیناً تمہارا رب بہت ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مذکورہ آیات میں آنے والے عذاب کی وجوہات اور اس کی کئی شکلیں بیان کی گئی ہیں۔ فرمایا کہ وہ لوگ ایک عرصہ تک مامور کی جماعت کے خلاف بُری تدبیروں میں مصروف رہتے ہیں وہ انہیں مارنے، تنگ کرنے، قتل کرنے، ان کی املاک کو تباہ و برباد کرنے اور خدا کی زمین پر ہر طرح سے ان کی زندگی کو اجیرن کر دینے کی تدبیروں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ کا عذاب درج ذیل شکلوں کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔

(۱) انہیں زمین میں دھنسا دیا جاتا ہے جو زلزلے کے ذریعہ سے بھی ہو سکتا ہے اور آجکل خوفناک بم دھماکوں کی وجہ سے زمین دھنس جاتی ہے جیسا کہ حال ہی میں پاکستان کے اسلام آباد میں موجود میریٹ ہوٹل میں بم دھماکہ ہوا جس میں کئی فٹ گہرا کھڈا پڑ گیا۔

(۲) اور پھر عذاب اچانک آجاتا ہے کہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے آگیا۔ آجکل پاکستان کا نقشہ بالکل ایسا ہی ہو گیا ہے۔

(۳) پھر فرمایا چلتے پھرتے جیسا کہ وہ مساجد میں گئے ہوں بازاروں میں جا رہے ہوں سکولوں میں پڑھنے گئے ہوں ہسپتالوں میں علاج کے لئے گئے ہوں، دفتروں میں کام کرنے گئے ہوں، ہوٹلوں میں عیش وعشرت کے لئے گئے ہوں اچانک عذاب کے شکنجے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور عذاب کی خوفناک گرفت ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے۔

(۴) نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے کہ خوف وہراس اور عذاب کی گرفت اس قدر مضبوط ہوتی ہے کہ ان کی تعداد آہستہ آہستہ گھٹنے لگ جاتی ہے کبھی کسی کا باپ مارا گیا، کسی کا بیٹا جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تو کسی کی بیوی عذاب میں پھنس گئی۔

غور کیجئے کہ کیا آج پاکستان کی بالکل ایسی ہی حالت نہیں ہوگئی ہے اور کیا اس نے بھوک اور خوف کا لباس نہیں پہنا ہوا ہے۔ پاکستان کے اخبارات، پاکستان کے دانشور، پاکستان کے سیاستدان اور پاکستان کے ماہرین اقتصادیات برملا اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ پوری کی پوری قوم نے بھوک اور خوف کا لباس پہن لیا ہے۔ پاکستان کے صدر آصف علی زرداری صاحب نے اپنے حالیہ دورہ امریکہ میں دوست ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر پاکستان کو اقتصادی امداد مہیا کریں ورنہ چند ماہ میں پاکستان اقتصادی بدحالی کے ایک تاریک دور میں داخل ہونے جا رہا ہے۔ پاکستان دانشور T.V پروگراموں میں برملا کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کو فوری طور پر ایک انجیکشن کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پاکستان کی درخواست اور امریکہ کے ایماء پر اس ماہ ابوظہبی میں یہ کانفرنس ہونے جا رہی ہے جس میں دہشت گردی کے حوالہ سے امریکہ کو پاکستان میں زیادہ سے زیادہ مداخلت کے عوض میں پاکستان کے لئے ایسا قرضہ منظور ہونے جا رہا ہے جس سے دلدل سے نکل سکے گا یا مزید اس میں پھنس جائے گا - یہ تو آئندہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔

غور کیجئے کہ یہ عذاب پاکستان پر کیوں نازل ہوا ہے..؟ قرآن مجید کی مانیں تو خدا کے مامور کی تکذیب و توہین کی وجہ سے ہی کسی قوم کو بھوک اور خوف کا لباس پہنایا جاتا ہے۔ مخالفین پاکستان اور حکومت پاکستان نے تیس سال سے زائد عرصہ سے معصوم احمدیوں پر قافیہ حیات تنگ کر رکھا ہے ان کے معصوم بچوں کو یتیم اور بے گناہ عورتوں کو بیوائیں بنانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان کے نزدیک احمدیوں کو مارنا، قتل کرنا انہیں جنّت کا وارث بنا دیتا ہے احمدیوں کی املاک کو لوٹنا تباہ و برباد کرنا اور جلا دینا خدا کی خوشنودی کا باعث ہے اور اس میں عوام سے لے کر حکومت کے اہلکار سب شامل ہیں اور یہ ظلم کسی دنیوی غرض سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ احمدی خدا کی طرف سے آنے والے ایک مامور پر ایمان لے آئے ہیں۔ پس یہی ان کا قصور ہے اور اسی کی پاداش میں وہ ایک لمبے عرصہ سے ظالموں کے ظلم کا شکار ہیں۔

اب خدا کی غیرت جوش میں آئی ہے اور اس نے بھی ظالموں کی خبر لینی شروع کی ہے اور جس طرح وہ احمدیوں کو بھوک اور خوف میں مبتلا کرتے تھے آج وہ بھی اس کا شکار ہیں۔ مامورین کی جماعتوں کے متعلق فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ. اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ.

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۶-۵۸)

ترجمہ: اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین کے مخالفین ومعاندین ان کو بھوک اور خوف کے ابتلا میں ڈالتے ہیں تو پھر یہی چیز عذاب کے طور پر اللہ کی طرف سے اُن پر مسلط کی جاتی ہے وہ بھی بھوک اور خوف کے عذاب میں مبتلا کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ ان لوگوں کو بھوک اور خوف کا لباس اوڑھا دیتا ہے۔ غور کیجئے کہ پاکستان میں عرصہ تیس سال سے احمدیوں کو اقتصادی اعتبار سے تباہ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ان کو حکومت کی ملازمتوں سے ہٹایا گیا، پرائیویٹ کمپنیوں میں ان کے مالکوں سے کہا گیا کہ وہ احمدیوں کو ملازمتوں سے برخاست کر دیں، ان کی دکانوں کو لوٹا گیا، جلایا گیا، ان کے گھروں کے اثاثوں کو تباہ و برباد کیا گیا۔ ان کو بھوک وخوف میں مبتلا کرنے کی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا گیا اور کسی نے ان کی آواز نہ سُنی یہاں تک کہ قانون کے محافظ ادارے بھی احمدیوں کے معاملے میں خاموش رہے تو آج اس جبّار وقہار خدا نے بھوک اور خوف کا عذاب ان مکذبین ومعاندین پر اُلٹا دیا ہے۔ آج ان کو ان کی شوخیوں اور شرارتوں کی اذیتناک سزائیں الٰہی عذاب کے طور پر مل رہی ہیں۔

پاکستان کے بعد مخالفین ومعاندین شوخیوں اور شرارتوں سے بھری ہوئی حرکتیں اب دنیا کے کئی اور ممالک میں بھی دہرا رہے ہیں یہاں تک کہ وطن عزیز بھارت میں بھی پاکستان کی اس تاریخ کو دہرانے کی مذموم کاروائی جاری ہے۔ ان مظالم کو دیکھتے ہوئے اور جانتے بوجھتے ہوئے شرفاء گونگے بنے رہتے ہیں اور سیاستدان اپنے ووٹوں کی خاطر خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں اور ظالموں کی اکثریت کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ان کے خلاف کسی قسم کی کاروائی نہیں کرتے بلکہ مخالفین کے ہمنوا و مددگار بن جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں سہارنپور میں، دہرادون میں جو واقعات ہوئے اور شر پسندوں نے مدرسوں کے مولویوں کی اشتعال سے بھرے ہوئے منافرت انگیز تقریروں کو سُن کر معصوم و مظلوم احمدیوں کے گھروں کو توڑا اور ان کی املاک کو نقصان پہنچایا، انہیں مارا پیٹا۔ زخمی کر دیا لیکن اس ظلم کو دیکھ کر بھی اکثریت کے رعب کی وجہ سے قانون خاموش تماشائی بنا رہا۔ حکام بعض سیاستدانوں کی وجہ سے مصلحت وقتی کا شکار ہیں اور معصوم بے گھر اور مظلوم احمدی انصاف کی اُمید میں اپنے دن گزار رہے ہیں۔ لیکن باوجود بے گھر اور مظلوم ہونے کے ہم نے کسی احمدی کے چہرہ پر شکن تک نہیں دیکھی۔ سب خدا کی ذات سے پُر اُمید ہیں اور خدا کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کیا وہ بدبخت ظالم سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کی گرفت سے اور اس کے عذاب سے بچ جائیں گے....؟ ہرگز نہیں! انہیں پاکستان کے حالات کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جس طرح اللہ نے معصوموں پر ظلم کی وجہ سے اُن پر عذاب نازل کیا ہے وہی عذاب یہاں پر بھی آسکتا ہے۔ خدا غفور الرحیم ہے وہ مہلت دیتا ہے لیکن جب ظلم کی انتہا ہو جاتی ہے تو وہ سخت گرفت میں لے لیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان عذابوں کی وجوہات اور ان سے بچنے کے متعلق جو ہمدردانہ نصائح فرمائی ہیں وہ صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تعلیم مستقل اور ہر زمانہ کے لئے ہے اور ہر زمانہ کے حالات کے مطابق اس پر غور کرنے والوں پر اس تعلیم کے عجائبات اور راز کھلتے ہیں۔ اور پھر صرف جماعتی سطح اور قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر شخص جو اس کتاب کو ماننے والا ہے اور جو اس پر غور کرنے والا ہے اس سے فائدہ اٹھائے گا یا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو اس کو فائدہ پہنچے گا۔

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصّہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔

(جامعہ احمدیہ قادیان کے دو طالب علموں وسیم احمد اور حافظ اطہر احمد کی حادثاتی موت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم اگست 2008ء بمطابق یکم ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

خدا تعالیٰ کی ایک صفت مُهَيْمِن ہے، اس لفظ کے اہل لغت نے مختلف معنے کئے ہیں، وہ مَیں پہلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

لسان العرب، ایک لغت کی کتاب ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ اَلْمُهَيْمِنُ اور اَلْمُهَيْمَنُ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو پرانی کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ یعنی بعض لوگوں نے مُهَيْمِن کا مطلب گواہ کیا ہے جس کا معنی ہے کہ وہ اس پر گواہ ہے۔ تو اس رُو سے وہ لکھتے ہیں کہ مُهَيْمِن کے معنی ہوں گے گواہ اور وہ ذات جو دوسروں کو خوف سے امن میں رکھے۔

اَلْاَ زْهَرِی، مشہور لغوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مُهَيْمِن کا مطلب ہے، امین یعنی امانت دار۔ بعض نے مُهَيْمِن کو مُؤْتَمن کے معنوں میں بھی بیان کیا ہے یعنی وہ ذات جس کو امین سمجھا جائے۔ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کے معنی ہیں وہ ذات جو مخلوقات کے معاملات پر نگران اور محافظ ہو۔ مُهَيْمِن کے معنی بعض نے رقیب کے کئے ہیں یعنی وہ ذات جو نگران ہو۔

پھر ایک جگہ لغت میں کہتے ہیں، قرآن کریم کے مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ہونے کا ایک معنی یہ کیا گیا ہے کہ یہ کتب سابقہ پر نگران اور محافظ ہے۔

وہیب سے مروی ہے کہ جب بندہ وجودِ باری تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے اور صدیقوں کی مُهَيْمَنِيْت میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر کوئی مادی چیز ایسی نہیں رہتی جو اس کے دل کو بھائے۔ مُهَيْمَنِيَّت کا لفظ مُهَيْمِن کی نسبت سے ہے اور اس سے مراد ہے صدیقین والا اطمینان قلب۔ یعنی جب بندہ اُس درجہ کو پہنچ جاتا ہے تو نہ کوئی چیز بھاتی ہے اور نہ ہی اللہ کے سوا کوئی چیز اسے پسند آتی ہے۔

پھر اَلْقَامُوْس میں ہے کہ اَلْمُهَيْمِن یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور مومن کے معنوں میں آیا ہے یعنی وہ ذات جو دوسروں کو خوف سے امن میں رکھنے والی ہو۔

لغت کی ایک کتاب اَقْرَبُ الْمَوَارِد ہے اس میں لکھا ہے کہ مُهَيْمِن، یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، اس کا مطلب ہے کہ اَلْاَمِيْن یا امن دینے والا یا نگران۔ اَلْمُؤْتَمَن وہ ذات جس کے پاس امانت رکھی جائے اور جس کو امین سمجھا جائے۔ اَلشَّاهِد گواہ۔ اَلْقَائِمُ عَلٰى خَلْقِهٖ بِاَعْمَالِهِمْ وَاَرْزَاقِهِمْ وَاٰجَالِهِمْ ۔ وہ ذات جو اپنی مخلوقات کے اعمال اور ان کے رزق اور ان کی عمروں کی حدوں پر نگران اور محافظ ہو۔

قرآن کریم میں اس صفت کا استعمال دو جگہ آتا ہے۔ ایک سورۃ المائدہ کی آیت 49 اور سورۃ الحشر کی آیت 24 میں۔ پرانے مفسرین نے بھی ان آیات کے حوالے سے اس کے بعض معنی بیان کئے ہیں۔ پہلے مَیں مفسرین نے جو لکھا ہے وہ بیان کر دیتا ہوں۔

شیخ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کو جو مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام محافظ کتابوں کے تغیر و تبدل ہونے پر نگران ہے اور اب یہ قرآن اُن کی سچائی اور صحت اور پختگی اور شریعت کے بنیادی اور فروعی اصول کی گواہی دے گا اور پرانی شریعتوں کے جو احکام منسوخ ہو گئے اور جو باقی رہ گئے ان سب کی تعیین اب یہ کرے گا۔

پس اب یہ قرآن کریم ہے جو آخری شرعی کتاب ہے اور آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ جس کا ہر ہر لفظ سچ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پرانی کتب کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اب اگر سچائی ہے تو قرآن کریم میں ہے اور پرانی کتب اور صحیفوں کی بھی وہی باتیں صحیح ہیں جن کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اسے تمام کتب پر نگران بنایا گیا ہے جیسا کہ مفسرین نے بھی لکھا ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت 49 کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدہ:49) تو یہ تصدیق کے ساتھ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی بھی یقین دہانی کرا دی کہ پہلے صحیفوں کی ہمیشہ صحت سے رہنے کی تو کوئی ضمانت نہیں تھی۔ لیکن یہ قرآن کریم کیونکہ ان پر اب نگران اور محافظ ہے اس لئے نگران اور محافظ ہونے کی حیثیت سے خود بھی محفوظ ہے۔ اور اس بارے میں دوسری جگہ واضح الفاظ میں قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10)۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خداوند نے کہا تھا کہ میں اپنے کلام کی آپ حفاظت کروں گا۔ اب دیکھو کیا یہ سچ ہے یا نہیں کہ وہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ نے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ اس کی کلام کے پہنچائی تھی وہ برابر اس کی کلام میں محفوظ چلی آتی ہے“۔

پس یہ حفاظت کا وعدہ جو قرآن کریم کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ پہلی کتب کی جو باتیں قرآن کریم تصدیق کرتا ہے وہی سچی باتیں ہیں۔ غیر مسلم قرآن کریم کی باتوں کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ان کا ایک بہت بڑا طبقہ جو مذہب سے دلچسپی رکھتا ہے یہ مانتا ہے کہ ان کی کتب 100 فیصد اصلی حالت میں نہیں ہیں۔ دوسرے 100 فیصد اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں ہوتی۔

قرآن کریم کے بارہ میں بھی لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ابتداء سے آج تک اپنی اصلی حالت میں ہے۔ گوکہ بعض شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے ایک خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ امریکہ میں گزشتہ دنوں کوشش کی گئی ہے اور اب اس کی تحقیق کی جارہی ہے لیکن ابھی تک یہ ثابت نہیں کرسکے۔ تو قرآن کریم کے بارہ میں بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ صحیح حالت میں ہے اور یہی چیز قرآن کریم کو باقی صحیفوں پر فوقیت دلواتی ہے۔ پس یہاں قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ یہ باقی کتب پر نگران ہے اس کے باقی کتب پر نگران ہونے اور پہلے انبیاء کے جو واقعات اس میں بیان کئے گئے ہیں ان کے سچے ہونے کی دلیل ہے اور پرانی کتب میں بیان کردہ واقعات وہی سچے ہیں جن کو قرآن کریم نے ردّ نہیں کیا یا جن کی تصدیق کی ہے۔

اس طرح اس سے یہ بھی مراد ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم مستقل اور ہر زمانہ کے لئے ہے اور ہر زمانہ کے حالات کے مطابق اس پر غور کرنے والوں پر اس تعلیم کے عجائبات اور راز کھلتے ہیں۔ اور پھر صرف جماعتی سطح اور قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر شخص جو اس کتاب کو ماننے والا ہے اور جو اس پر غور کرنے والا ہے اس سے فائدہ اٹھائے گا یا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو اس کو فائدہ پہنچے گا۔ یعنی روحانی طور پر بھی اور مادی طور پر بھی ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پس اگر حقیقی فائدہ اٹھانا ہے تو اس تعلیم کا جُوآ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا اور پھر اسی وجہ سے ہر شخص ایمان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی صفت مُهَيْمِن سے پھر فیض اٹھائے گا۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ فیض اٹھانے کے لئے اس تعلیم پر عمل کرنا، اس میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور ان نیکیوں میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیان فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (سورۃ البقرہ:149) اور ہر ایک شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کرلیتا ہے سو تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ پس اس تعلیم پر عمل کرنے والا بننے کے لئے یہ نیکیاں مسلط کرنی ہوں گی۔ یا مسلط کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ نیکیوں کو ہر دوسری بات پر فوقیت دینی ہوگی۔

سورۃ المائدہ کی آیت کے شروع میں سابقہ کتب کا ذکر کرکے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ لوگ اُس تعلیم کو بھول گئے جو انہیں دی گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی کتب میں تحریف شروع ہوگئی اور ان انعامات سے بھی وہ لوگ محروم ہوگئے۔ اگر نہ بھولتے اس میں تحریف نہ کرتے تو انعام سے بھی محروم نہ ہوتے۔ یہود و عیسائی پھر اس کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والے ہوتے۔ لیکن قرآن کریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس میں تحریف نہیں ہوسکتی۔ کوئی ردّ و بدل نہیں ہوسکتا۔ اس کی حفاظت خدا تعالیٰ خود فرمائے گا۔ ایک تو یہ تحریری صورت میں محفوظ ہے، گزشتہ 1500 سال سے محفوظ چلی آرہی ہے، دوسرے لاکھوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے۔ اور پھر مجددین کے ذریعہ سے اس کی تعلیم پر عمل بھی ہمیشہ محفوظ رہا ہے۔ چاہے تھوڑے پیمانے پر رہا ہو اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد اس کی تعلیم کے مزید روشن پہلو نکھار کر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر فرمائے۔ اس لئے تعلیم کے بگڑنے کا تو سوال نہیں لیکن افراد کے بگڑنے کا امکان پیدا ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہر فرد کو بھی یہ تنبیہ کردی گئی کہ اس تعلیم پر عمل کرو اور ان اعمال صالحہ اور نیکیوں کی طرف توجہ دو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہو گے۔ قرآن کریم میں یہ تنبیہ فرمادی کہ یہ قرآن کیونکہ نگران ہے اس لئے ہر فیصلہ اس کے مطابق ہونا چاہئے۔ نیکیوں کے معیار اب اس کے مطابق مقرر ہونے چاہئیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔

ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ (المومنون:58) یعنی وہ لوگ اپنے ربّ کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ (المومنون:59) وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ (المومنون:60) اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔ پھر فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ (المومنون:61) اور وہ لوگ کہ جو بھی وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس خیال سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

یہ خصوصیات بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (المومنون:62) کہ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ ان پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

پس ان آیات میں نیکیوں میں بڑھنے والوں کی کچھ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دنیا داری ان کا مطمح نظر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلے فرمایا تھا کہ تمہارا مطمح نظر بھلائی میں بڑھنا ہے بلکہ سب سے اہم چیز جن کی انہیں تلاش ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق صرف ظاہری الفاظ کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ان کے دلوں پر قائم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رعب ان پر ہوتا ہے اور اس رعب اور ڈر کی وجہ سے اور اس تعلق کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ سے ہے وہ اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ان کو ہر وقت ہر کام سے پہلے اپنے وجود کا احساس دلا رہی ہوتی ہے۔ ہر وقت ان کے ذہن میں ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایک ذات ہے جو ہر وقت مجھے دیکھ رہی ہے۔ وہ اپنے ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تمام پیشگوئیوں پر انہیں یقین ہوتا ہے۔ قرآن کریم ایک قائم رہنے والی کتاب ہے جس نے گزشتہ صحیفوں کو بھی درست کیا ہے یا تصدیق کی ہے اور آئندہ کے لئے بھی اسلام کے زندہ ہونے کے کچھ نشان ظاہر فرمائے اور اس زمانے میں مسیح موعود و مہدی موعود کا ظہور بھی ان نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا انکار ہے۔ آج مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت باوجود یہ دعا پڑھنے کے، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ:7) کہنے کے، یہ دعا مانگنے کے خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا انکار کرکے مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور ضَآلِّيْن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ دوسروں کے معاملات کے فیصلے بھی اب اس کتاب کے مطابق ہونے ہیں مسلمانوں کو توجہ دلا دی تھی کہ تم میں بھی اس کتاب پر ایمان کو کامل کرنے کی ہر وقت فکر رہنی چاہئے۔ صرف منہ سے نہیں، صرف قرآن کریم کو زبانی عزت دے کر نہیں بلکہ جو پیشگوئیاں ہیں ان پر غور کرتے ہوئے۔ جب بھی کوئی پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہو تو ایمان لاکر۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج یہ ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر پورا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصے کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (الطارق:14-15) ‘‘یعنی یقیناً وہ ایک فیصلہ کن کلام ہے اور ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں’’۔

فرماتے ہیں کہ’’ وہ میزان مُهَيْمِن، نور اور شفا اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اسے قصہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی ہے۔ ہمارے مخالف کیوں ہماری مخالفت میں اس قدر تیز ہوئے ہیں؟ صرف اسی لئے کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے، دکھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کو ایک معمولی قصے سے بڑھ کر وقعت نہ دیں۔ ہم اس کو گوارا نہیں کرسکتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے، اس لئے ہم ان کی مخالفت کی کیوں پروا کریں۔ غرض مَیں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا اور مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر’’۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 113۔ جدید ایڈیشن)

پھر اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا کہ نیکیوں میں بڑھنے والے گروہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ کسی کو بھی اللہ کے مقابلے میں شریک نہیں ٹھہراتے۔ لیکن مسیح موعود کے زمانہ کے حالات بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورۃ الجمعۃ میں فرماتا ہے کہ مخفی شرک اس زمانے کے مسلمانوں میں اس حد تک نظر آئے گا کہ باوجود مسلمان کہلانے کے عبادت کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ تجارتیں اور دل بہلاوے کی چیزیں انہیں نمازوں کی نسبت زیادہ پرکشش نظر آرہی ہوں گی۔ بجائے نیکیوں میں بڑھنے کے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح اسلام اور قرآن کی تعلیم کو بھلا رہے ہوں گے۔ عبادت کی طرف توجہ بھی کم ہوگی اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کی طرف بھی توجہ کم ہوگی۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں مسلمانوں کی اکثریت اسی پر چلتی نظر آتی ہے۔ لیکن ہمیں بھی یہ بات دعوت فکر دیتی ہے کہ ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کہیں اپنے آپ کو اپنے نفس کے دھوکے میں تو نہیں ڈال رہے؟

پھر ایک نشانی یہ بتائی کہ نیکیوں میں بڑھنے والے اپنی دولت دونوں ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ پتہ نہیں اس معیار پر پورے اتر بھی رہے ہیں یا نہیں جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہیں اُس معیار سے نیچے رہ کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے تو نہیں بن رہے؟ پس یہ باتیں ایسی ہیں جو پھر آگے باریک در باریک نیکیوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے حصول کے لئے نہ صرف ایک مومن کوشش کرتا ہے بلکہ ان میں بڑھنے کی بھی کوشش کرتا ہے اور جب یہ عمل ہوں گے تو تب ایک انسان اس خدا کی پناہ میں رہے گا جو ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے، جو قُدُّوس ہے، جو سَلَام ہے، جو امن دینے والا ہے، جو مُهَيْمِن ہے، جو عَزِيْز ہے، جو ٹوٹے کام بنانے والا ہے، اور جو کبریائی والا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر میں کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم حاصل کرنا ہر مومن کا فرض ہے اور جب اس فہم کے حصول کی کوشش ہوگی تو تب ہی ایمان میں بھی مزید ترقی ہوگی۔

ایک روایت میں آتا ہے، علامہ طبری نے سورۃ الحشر کی آیت کے ضمن میں یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ سے اللہ کے اسم اعظم کی

بابت پوچھا جس پر آپ نے فرمایا سورۃ الحشر کی آخری آیات کثرت سے پڑھنے کا التزام کرو۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس کسی نے بھی سورۃ الحشر کی آخری آیات رات یا دن کو تلاوت کیں اور اسی دن یا رات کو فوت ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔

وہ آخری آیات یہ ہیں۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (الحشر: 23) اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غائب اور حاضر کو جانتا ہے، وہی بے انتہا کرم کرنے والا خدا ہے اور وہی بار بار رحم کرنے والا خدا ہے۔ پھر اگلی آیت میں ہے۔۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (الحشر: 24) وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے اور کبریائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

پھر فرمایا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (الحشر: 25) اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد ہے اور ہر چیز کو اس کی مناسب سی صورت دینے والا ہے، اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ صرف تلاوت ہی نجات کے سامان پیدا نہیں کرے گی۔ یقیناً تلاوت بھی ایک اچھا کام ہے۔ اس کا حکم بھی ہے کہ قرآن کریم کی اچھے لحن میں تلاوت کی جائے۔ لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو عبادت انسان کا مقصد پیدائش بتایا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگوں کی عبادت کے بارے میں فرمایا کہ ان کی نمازیں ان پر لعنت ڈالیں گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ دکھاوے کی عبادتیں ہیں یا دل سے ادا نہیں کی جا رہیں۔ تو صرف تلاوت ہی نجات کا ذریعہ نہیں بنے گی۔ صرف یہ آیات پڑھ لینا ہی نجات کا ذریعہ نہیں بنیں گی اگر ان پر غور نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھتے ہوئے، اس سے فیض پانے کی دعا نہ ہو، اس کے لئے کوشش نہ ہو، اپنی عبادتوں کے معیار بلند نہ ہوں، خالصتاً اس کے لئے ہو کر عبادت نہ کی جائے، اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ نیکیاں جو قرآن کریم میں درج کی گئی ہے، ان پر غور کرتے ہوئے ان کو بجالانے کی طرف توجہ نہ کی جائے تب تک صرف آیتوں کا پڑھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ تو پھر خالص ہو کر اس کی تسبیح کی جائے، پھر یہ نیکی کے معیار بلند کرتی ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو میں نے اقتباس پڑھا توجہ دلائی ہے۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔ پس اس غائب اور حاضر کو جاننے والے خدا جو عالم الغیب والشہادہ ہے کے سامنے جب مومن جاتا ہے تو یہ سمجھ کر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ ہر فعل جو ایک مومن کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے کرتا ہے، تو پھر ہی ان برکات سے مستفید ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات میں رکھی ہیں۔ جن کے بارے میں حدیث میں نے پڑھی کہ یہ آیات پڑھو تو اللہ تعالیٰ بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ پس صرف منہ سے الفاظ ادا کرنا کافی نہیں اگر یہ بغیر غور و فکر اور عمل کے ہوں۔ پس اس غور اور اس فکر اور اس مقام کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس کوشش کے ساتھ انسان یہ آیات پڑھے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر بھی چڑھنے سے نہیں روکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضاء الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیمٌ بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح سلامت نکال لاتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایمان میں کامل کرے اور اسے بڑھاتا رہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح ادراک رکھتے ہوئے ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہوئے اس کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

دو افسوسناک خبریں ہیں۔ ہمارے قادیان کے دو نوجوان گزشتہ دنوں وفات پا گئے تھے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک جامعہ احمدیہ قادیان کے طالب علم وسیم احمد تھے۔ ان کی عمر 21 سال تھی جو قادیان کے قریب ایک نہر ہرچوال میں نہاتے ہوئے ڈوب گئے۔ یہ بڑا تیرنے والا لڑکا تھا اور سمندر میں نہانے کی مہارت رکھتے تھے بلکہ لوگوں کو تیرائی سکھایا کرتے تھے۔ لگتا ہے نہر میں نہاتے ہوئے کہیں چھلانگ لگائی ہے تو سر کسی چیز سے ٹکرایا ہے جس کی وجہ سے بیہوشی ہوئی ہے اور پھر پتہ نہیں لگا۔ دو تین دن کے بعد لاش ملی۔ اس وقت کوئی دیکھ نہیں رہا تھا۔ فوری طور پر نکالا جاتا تو شاید۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی۔ عزیز موصی تھے اور بڑی دُور، لکش دیپ کے رہنے والے تھے۔ ان کو کھلے سمندر میں نہانے کی بڑی مہارت تھی۔

دوسرے طالب علم عزیز حافظ اطہر احمد جو مکرم حافظ مظہر احمد طاہر صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ قادیان کے بیٹے تھے۔ 3 راگست کو بعد نماز عشاء حافظ صاحب اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنے کسی عزیز کو لینے کے لئے بٹالہ گئے، جب واپس آ رہے تھے تو قادیان سے کوئی 2-3 کلومیٹر پہلے سڑک پر ایک بڑا درخت تھا جو اچانک سڑک پر گر گیا اور گاڑی اس سے ٹکرائی، جس کی وجہ سے ایکسیڈنٹ میں یہ وفات پا گئے۔ باقی بھی شدید زخمی ہوئے لیکن یہ طالب علم جس کی 19 سال عمر تھی وہاں فوری طور پر ان کی وفات ہو گئی اور یہ بھی حافظ قرآن تھے جیسا کہ میں نے کہا اور جامعہ احمدیہ میں اس سال داخل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ دونوں نوجوانوں سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب میں ادا کروں گا۔

لمس ہو جائے عطا دستِ منور کا مجھے

شاہ کے در سے فقیروں کو بلاوا آیا
میرے آقا! میرے سلطان! میں آیا آیا
تھی تعاقب میں میرے گردشِ حالات کی دھوپ
ناگہاں اُن کی عنایات کا سایہ آیا
لمس ہو جائے عطا دستِ منور کا مجھے
میں ستم کیش زمانے کا ستایا آیا
اُس نے بانٹے ہیں محبت کے خزانے سب میں
میری قسمت! میرے حصہ میں زیادہ آیا
حُجرۂ عجز میں اِک عمر گزاری ہم نے
تب کہیں جاکے ہمیں یہ لب و لہجہ آیا
اِک اشارے کی ذرا دیر تھی قدسیؔ مجھ کو
میں قدم بوسی کو در پر تیرے بھاگا آیا

(عبدالکریم قدسی-لاہور)

اس میں بس بولتا خدا دیکھا

ہم نے اِک مردِ باخدا دیکھا
نور ہی نور سے بھرا دیکھا
جس کو کم گو تھا اب تلک پایا
اس کو کل بولتے خُدا دیکھا
اس کا ہر بول تھا خدائی بول
اس میں بس بولتا خدا دیکھا
بات دو ٹوک جب عدو سے کی
صورتِ شیرِ نَر کھڑا دیکھا
غلبۂ دینِ مصطفیٰ کے لئے
مثلِ کوہِ گراں ڈٹا دیکھا
تھا زبانوں پہ نعرۂ تکبیر
دل کو بھی عجز سے جھکا دیکھا
اس سے عہدِ وفا کو دہراتے
ہر کوئی حَبل سے بندھا دیکھا

(مبارک احمد ظفر-لندن)

حیدرآباد کے اردو اخبارات کے نام کھلا خط

(........قریشی محمد عظمت اللہ سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور........)

گزشتہ چند مہینوں سے مرکزی حکومت کے بدلنے اور دوسری اور حکومت کے قائم ہونے کے امکانات دکھائی دے رہے تھے ایسے ہر موقع پر سیاسی لیڈر مخصوص طور پر وہ جو مرکزی اسمبلی سے تعلق رکھتا ہے اپنی شخصیت کو منوانے کے لئے کچھ ایسے ایسے کارنامے کرنا چاہتا ہے کہ اس کی شخصیت بھی ابھرے اور اس کا ووٹ بینک محفوظ رہے اور اگر انتخاب ہوا تو وہ نہ صرف کامیاب ہو بلکہ ایک نمایاں کرشاتی شخصیت بن کر سامنے آئے۔ جیسے بابری مسجد کے تعلق سے شری ایل کے اڈوانی اور گجرات میں نریندر مودی نمایاں ابھرے تھے۔

ایسا ہی کچھ حیدرآباد میں بھی ایک مسلم سیاسی لیڈر کے متعلق دیکھنے میں آرہا ہے۔ واقعہ یہ ہوا کہ مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر نے نظام خلافت احمدیہ اسلامیہ پر ۲۰۰۸ء میں سو سال پورے ہونے پر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی جشن تشکر کا اہتمام کیا۔ جس سے مخالفین میں ہر جگہ بے چینی اور نامرادی پھیل گئی ہے۔ بنگلور میں یہ جلسہ سٹی ٹاؤن ہال میں بڑی شان کے ساتھ مورخہ ۸/جون ۲۰۰۸ کو منایا گیا اور اُسی روز نام نہاد علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ اور اُس کے جلسہ کی مخالفت میں ہر جگہ پوسٹر چسپاں دکھائی دینے لگے۔ اخبارات میں ایک دو ہفتوں تک نام نہاد تحفظ ختم نبوت کمیٹی کی طرف سے شدید مخالفت میں جھوٹے من گھڑت الزامات کے ساتھ بیانات شائع ہوتے رہے۔ مخالفت میں بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ یہ سب سلف صالحین کی روایات کے مطابق امام مہدی کی آمد پر علماء سو کی دشمنی کی انتہا ہے جو ان کے مقدر میں لکھا ہوا ہے۔

حیدرآباد میں جماعت احمدیہ کے مذکورہ جلسہ کی مخالفت میں ایک مسلم سیاستدان نے دشمنی کی انتہاء کرتے ہوئے اسی نسخہ کو آزمانے پہ مائل ہوا۔ بابری مسجد اور گجرات کے سانحوں کو انجام دیکر بعض فرقہ پرست سیاستدان کامیاب ہوئے تھے۔ اس سیاسی لیڈر نے نام نہاد علماء کی مدد سے مسلمانوں کے ایک جم غفیر کو اکٹھا کر کے دروغگوئی پر ایک آزاد ملک میں مذہبی آزادی کی دھجیاں اُڑادیں اور ایک روحانی جماعت کے جلسہ کو ہونے نہ دیا۔ عارضی طور پر اس مسلم لیڈر اور نام نہاد علماء نے فتح کے شادیانے بجالئے ہونگے۔ ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ کچھ گذشتہ تاریخ بھی ملاحظہ کریں! اگر تاریخ اسلام کو دیکھا جائے تو بنی امیہ کی حکومت کے زمانہ سے ہی ملاں مسلمانوں کی تباہی کے کام انجام دیتا آیا ہے۔ اور اب اس زمانہ میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے فیصلہ کے خلاف اُس نے ۷۲ فرقوں کو ناجی اور ایک فرقہ کو ناری قرار دلا کر پاکستان کے حکمرانوں کو ہی نہیں عوام اور ملک کو بھی آگ کے شعلوں میں جھونک دیا ہے مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کو ملاؤں کے کہنے پر سیاسی حکمرانوں نے ناری فرقہ کیا قرار دیا تمام امت مسلمہ کو قدرت نے نادر شعلوں میں پھینک کر فتح کے شادیانے بجائے تھے۔ پس اسد اللہ اویسی صاحب کو بھی جماعت احمدیہ کے مخالف اور اشد ترین دشمنوں کے انجاموں کو یاد رکھنا چاہئے۔ جن میں پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، جنرل ضیاء الحق، اسلم قریشی، منظور چنیوٹی، یوسف لودھیانوی وغیرہ وغیرہ ہیں اور اسی طرح سعودی حکمران شاہ فیصل اور یوگنڈا کے عیدی امین بھی ہیں اور ہندوستان میں خاص طور پر مولوی محمد اسماعیل کنگی صاحب کے انجام کو نہ بھولیں۔ پس جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے جو اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے اس کے مقابل میں جو بھی کھڑا ہوا وہ ذلیل ورسواء ہی نہیں تباہ و برباد بھی ہوا ہے اور ہوتا رہے گا۔ پھر جس نے بھی اس دلدر ملاں کے کندھے پر سوار ہو کر کامیابی کو حاصل کرنا چاہا تاریخ گواہ ہے نحوستوں کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہوا ہے۔ بابری مسجد کے سانحہ کے بعد اس بے غیرت علماء سو کے گروہ کو کوئی منہ لگانے والا نہیں تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اپنی روزی روٹی کے لئے وزیر اعظم نرسمہاراؤ کو ان علماء نے تمام ائمہ کا امام قرار دے دیا۔ اس پر ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تھو تھو ہوئی تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے اور اچانک اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ ہم اُسی حربہ کو آزمائیں جو ہمارے استادوں نے پاکستان میں آزما کر پاکستان کا ستیاناس کر کے اپنی ایک امیج بنالی ہے۔

اویسی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے ملاں داڑھی، مسواک، حلواہ، مرغا، ضیافت اور صدقہ لازم وملزوم ہیں ان لوازمات کے بغیر آپ ملاں کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ان اغراض کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بنگلور سے زیادہ بلکہ جنوبی ہند سے زیادہ مناسب کونسا خطۂ زمین ہو سکتا ہے حیدرآباد میں سیاسی پلیٹ فارم بھی تیار تھا اور جماعت احمدیہ کے خلافت فتنہ وفساد کے لئے فضاء بھی موافق عالی شان ہوٹلوں میں ان نام نہاد پیروں مرشدوں ملاؤں کے لئے حلوہ فری مرغا فری، مٹن فری احتر لنا حاضر تھا عالی شان مسجدوں میں چندہ حاضر تھا۔

بابری مسجد کی شہادت پر نام نہاد علماؤں نے کچھ نہ کیا گجرات کے فسادات پر کچھ نہ کہا۔ بے شمار معصوم مسلمان قتل ہوئے امت کی معصوم بیٹیوں کی آبروریزی ہوئی ان کے والدین اور شوہروں اور بچوں کو آگ میں زندہ ڈال دیا گیا۔ ان معصوموں کے زندگی بھر کے اثاثوں کو لوٹ کر آگیں لگادی گئیں اس وقت یہ وارثان رسول کا دعویٰ کرنے والے نام نہاد علماء خاتم النبیین صلعم کی اُمت کے تحفظ پر کمربستہ کیوں نہ ہوتے۔ ان گنت بے گناہ مسلمان سلاخوں کے پیچھے آج بھی بند ہیں۔ منگلور میں کیا نہیں ہوا۔ بنگلور میں کیا نہیں ہوا۔ چیک منگلور میں کیا نہیں ہوا ہر جگہ مسلمان کہلانے والے کو خطرہ لاحق ہے اور پھر بیرون یورپ کے ظالم دشمنان اسلام کچھ نہ کچھ دلآزاری کرتے رہتے ہیں پھر تسلیمہ نسرین سلمان رشدی بھی ایک خطرہ ہی نہیں......؟ ملاّ ان تمام خطروں سے آنکھیں بند کر کے جماعت احمدیہ کو ایک خوفناک خطرے کے طور پیش کرتا ہے۔ جب کہ جماعت احمدیہ کے اصول ہی ساری دنیا کے لئے امن کی ضمانت ہے اس کی تعلیمات میں ہی انسان کی زندگی کی بقاء ہے جو دراصل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام کی تعلیمات ہیں۔ ہم ان مخالفین کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تنبیہ کرتے ہیں۔

اے آنکہ سوئے من تو بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

''یعنی اے وہ شخص جو سو سو کلہاڑے لے کر میرے کاٹنے کے لئے دوڑا چلا آرہا ہے تو میرے باغبان خدا سے ڈر کہ میں وہ شاخ ہوں جس کو پھل لگے ہوئے ہیں اگر تو مجھے کاٹے گا تو محمد رسول اللہ کا پھل کٹ جائے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغ بغیر باڑ کے رہ جائے گا۔ پس تو مجھے نہیں کاٹ رہا تو محمد رسول اللہ کے باغ کو اجاڑ رہا ہے اور خدا کبھی برداشت نہیں کرے گا کہ محمد رسول اللہ کا باغ اجڑ جائے وہ اس کی حفاظت کرے گا چنانچہ جب بھی مسیح موعودؑ کے لگائے ہوتے باغ کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی گئی تو اللہ تعالیٰ خود مسیح موعود کے باغ کی حفاظت کے لئے اُترا اور باوجودیکہ سب مولویوں نے اکٹھے ہو کر حملہ کیا یہاں تک کہ حکومت کو بھی اپنے ساتھ ملالیا اللہ تعالیٰ سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا میں محمد رسول اللہ کے باغ کو ہرگز تباہ و برباد نہیں ہونے دونگا۔ چنانچہ اس نے تمام مخالفین کے حملوں کو ناکام کر دیا۔ (منقول از تفسیر کبیر)

ملائیت کے باعث ہم زوال کا شکار ہیں

شاعر مشرق سر محمد اقبال کے فرزند جناب ڈاکٹر جاوید اقبال جسٹس (ر) کا نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن لاہور کی ایک پُر وقار تقریب سے اثر انگیز خطاب اور اعتراف حقیقت:۔

''اس وقت ہمارا سارا معاشرہ منافقت پر قائم ہے۔ ہم خود کو جدید اور ماڈرن کہتے ہیں لیکن عملی طور پر قدامت سے باہر نہیں نکلے ہم نے آج بھی قدیم اور فرسودہ رسوم ورواج کو اپنا رکھا ہے اور اجتہاد کو ترک کر کے غربت وافلاس اور جہالت کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

ہم ایٹمی قوت تو بن گئے ہیں لیکن قائد اعظم کی وفات کے بعد سے اب تک قیادت سے محروم ہیں ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں قیادت کا فقدان ہے۔ جب تک ہم تقلید کے طوق کو نہیں اتار پھینکتے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے مسائل کے حل کے لئے اسلامی قانون سازی نہیں کر سکتے اس وقت تک ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ ہمارے علماء اجتہاد کی ضرورت محسوس کرتے ہیں لیکن عملی طور پر اجتہاد کو قبول کرنے کو تیار نہیں اور ملائیت کے باعث ہم زوال کا شکار ہیں۔'' (روزنامہ دن ۱۲/دسمبر ۲۰۰۲ صفحہ ۸۰۷)

☆۔ اخبار زمیندار نے دسمبر ۱۹۳۶ میں لکھا:

''ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابل ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے؟ (مگر لکھنے والے کو پتہ نہیں تھا کہ ابھی تیل دریافت نہیں ہوا۔ ناقل) گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء دیوبند فرنگی محل، اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تبلیغ واشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اُچھالنا آج کل کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بے راہ قوم پر رحم کرے۔'' (اخبار زمیندار دسمبر ۱۹۳۶ء)

☆ ......اور اخبار انقلاب نے لکھا:

''تبلیغی مذہب والے کو اُس چیز کی نشر وتبلیغ کی دُھن ہوتی ہے۔ جس کو وہ سچا سمجھتا ہے۔''

پھر لکھتا ہے:۔ مسلمانوں کی موجودہ خوابیدہ حالت کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ ان کے پاس حق ایک شمہ برابر نہیں ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ انہیں تمام عالم میں نشر واشاعت کی دُھن نہیں۔ ان کے مقابلہ میں ایک اکیلی جماعت احمدیہ ہے۔ جس کے مخالف نہ صرف تمام دیگر مذاہب ہیں بلکہ مسلمانوں کی انجمنیں بھی خاص اس جماعت کے درپے ایذا رہتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہ چھوٹی سی جماعت دن رات اسی کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ اسلام کی نعمت سے خود ہی لطف اندوز نہ ہو بلکہ ساری دنیا کو فائدہ اٹھانے کے قابل بنادے''۔ (انقلاب ۲/مئی ۱۹۳۰ء)

☆ ......عراق کے ایک مشہور اور بزرگ صحافی الاستاذ علی الخیاط آفندی اپنے موقر اخبار الانباء میں لکھتے ہیں:۔

''یہ غیر ملکی حکومتیں ہمیشہ کوشش کرتی ہیں کہ

مسلمانوں میں مختلف نعرے لگوا کر منافرت پیدا کی جائے اور بعض فرقے احمدیوں کی تکفیر اور ان پر نکتہ چینی کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں.... مجھے اس امر کی پوری پوری اطلاع ہے کہ درحقیقت یہ سب کاروائی استعماری طاقتیں کروا رہی ہیں کیونکہ فلسطین کی گزشتہ جنگ کے ایام میں ۱۹۴۸ء میں استعماری طاقتوں نے خود مجھ کو اس معاملہ میں آلہ کار بنانے کی کوشش کی تھی۔

ان دنوں میں ایک ظرافتی پرچے کا ایڈیٹر تھا اور اس کا انداز حکومت کے خلاف نکتہ چینی کا انداز تھا۔ چنانچہ انہی دنوں مجھے ایک غیر ملکی حکومت کے ذمہ دار نمائندہ مقیم بغداد نے ملاقات کے لئے بلایا اور کچھ چاپلوسی کے طور پر میرے انداز نکتہ چینی کی تعریف کرنے کے بعد مجھے کہا کہ آپ اپنے اخبار میں قادیانی جماعت کے خلاف زیادہ سے زیادہ دل آزار طریق پر نکتہ چینی جاری کریں کیونکہ یہ جماعت دین سے خارج ہے....

......اور مجھے پورا یقین ہے کہ جب تک احمدی لوگ مسلمانوں کی جماعت میں اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے.... جن سے استعماری طاقتوں کی پیدا کردہ حکومت اسرائیل کو ختم کرنے میں مدد مل سکے تب تک استعماری طاقتیں بعض لوگوں اور فرقوں کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گی کہ وہ احمدیوں کے خلاف اس قسم کی نفرت انگیزی اور نکتہ چینی کرتے رہیں تاکہ مسلمانوں میں اتحاد نہ ہو سکے۔'' (اخبار الانباء بغداد مورخہ ۲۱؍ ستمبر ۱۹۵۴ء)

مسلمانوں اور قادیانیوں کا چکر

روزنامہ ''قومی آواز'' مورخہ ۲۱؍ جون ۹۸ء کے آخری صفحہ پر احمدیوں اور بعض غیر احمدیوں کی سرگرمیوں کے بارہ میں شائع ہونے والے ایک مضمون پر جناب طاہر صدیقی صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف انڈیا کا حقیقت افروز تبصرہ:

مکرمی! روزنامہ قومی آواز مورخہ ۲۱؍ جون ۹۸ء میں آخری صفحہ پر قادیانیوں اور بعض مسلم لیڈروں کی سرگرمیوں کے بارہ میں آپ نے جلی سرخیوں کے ساتھ جو خبر شائع کی ہے وہ آپ کے بلند پایہ اخبار کو زیب نہیں دیتی یا تو آپ قادیانی مکتبہ فکر کا بیان بھی اسی موضوع پر حاصل کرتے اور دونوں فریقوں کے تاثرات ایک ساتھ دیتے۔

یہ تو بھاجپائی انداز فکر ہے کہ جس فرقہ کو کمزور پایا اسے جا کر دبوچ لیا اس کا عبادت خانہ توڑ پھوڑ کر وہاں اپنا سامان رکھ دیا۔ سبھی عقائد کے رہنماؤں نے دستور ہند کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ آرٹیکل ۲۵ واضح لفظوں میں تمام لوگوں کو مساوی طور پر ضمیر کی آزادی کے ساتھ کسی بھی مذہب کو اختیار کرکے اس پر عمل کرنے اور اسے پھیلانے کی گارنٹی دیتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک جماعت نے اس بات پر فخر محسوس کیا تھا کہ اس کے ورکروں نے اپنی عضلاتی قوت سے قادیانیوں کے ایک جلسہ کو اسی سرزمین دہلی پر درہم برہم کر دیا تھا اور اپنی اس حرکت کی خبر آپ کے اخبار میں دیکر اپنا نام کیا تھا۔

پاکستان میں شیعہ سنی اور یہاں مسلمان اور قادیانی ایک عجیب و غریب مسئلہ بن گئے ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں آج تک یہ خبر سننے میں نہیں آئی ہے کہ انہوں نے کوئی جلسہ جلوس توڑا پھوڑا ہو۔ وہ مسلمان ہیں یا نہیں یہ جداگانہ بحث ہے لیکن وہ آئین اور انسانی حقوق کے دائرہ میں ضرور آتے ہیں۔ یہ کہنا کہ انہیں انگریزوں کی سرپرستی حاصل ہے ایک بے تکی بات ہے۔ پہلے سنتے تھے کہ فرنگیوں نے ہندو مسلم نفاق پیدا کیا تھا اب موجودہ ہندوستان میں اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کون فرقہ دارانہ فسادات کرتا ہے اور کون کس کی شہ پر ایک مظلوم فرقہ کی عبادت گاہیں دھڑلے سے توڑ دیتا ہے؟

اس تمام شر و فساد کا تعلق انسان کے اپنے طریقہ فکر سے ہوتا ہے حکمران فرقہ کے اچھے خاصے تعلیم یافتہ لوگ مذاہب کے بارے میں کتنی بے ڈھب باتیں کرتے ہیں۔ کیا وہ اب تک انگریزوں کا بہکانے میں ہیں؟ یہ سب جھوٹی شہرت کے لئے کیا جاتا ہے۔ متحدہ ہندوستان کے پنجابی قادیانیوں نے ۱۳-۱۹۱۲ء میں انگلستان جا کر وہاں کے کئی ذی حیثیت انگریزوں کو مسلمان کر دیا تھا۔ ایک احمدی (یعنی قادیانی) جناب خواجہ کمال الدین مرحوم نے لارڈ ہیڈلے اور ڈاکٹر مارکوس کو کلمہ طیبہ پڑھایا تھا جو ایک کارنامہ عظیم تھا۔

قادیانیوں کے بارے میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں سے نہیں دماغ سے لڑتے ہیں وہ ہمہ وقت تحقیق و جستجو میں مصروف رہتے ہیں اور مجھ جیسے کم دماغ مسلمان ان کے پیچھے ڈنڈا لے کر دوڑتے ہیں۔ پاکستان میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے احمدیوں کو خارج از اسلام کیا تو قانون قدرت نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ یہ ایک الگ موضوع ہے آج پاکستانی حکمران ساری دنیا کو یہ یقین دلانے کے لئے تھکے جا رہے ہیں کہ ان کے یہاں قادیانیوں کو انسانی حقوق حاصل ہیں۔

ہندوستانی مسلمان مخالفانہ رویہ سے قادیانیوں کو کچل نہیں سکتے اور نہ بھاجپائی یا کسی دوسری پارٹی کی حکومت اس معاملہ میں ان کی کوئی مدد کر سکتی ہے۔ صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو شیعہ یا سنی کہتے ہیں اور قادیانی تبلیغات سے اختلاف رکھتے ہیں وہ اپنے علمی قابلیت سے ایسی مطبوعات جاری کریں جو قادیانی عقیدہ کی تصنیفات کا توڑ بن سکیں۔ بیان بازی اور دھینگا مشتی سے کام نہیں چلے گا حکومت ہماری کیا مدد کرے گی کیا وہ دستور ہند کی گارنٹی کے خلاف قادیانیوں کی سرزنش کر سکتی ہے ہرگز نہیں۔

عام مسلمانوں کے لئے مناسب ہوگا کہ وہ حصول علم اور اپنے کاروبار کی طرف متوجہ ہوں اور ایسے اسکالر میدان میں لائیں جو قادیانی لٹریچر کا مؤثر جواب دے سکیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ قادیانیوں کو نشانہ بنانے والے جماعتوں کو زیادہ پبلسٹی نہ دیں اس کا چسکہ لگ جانے سے وہ اسی کو اپنے لئے کافی سمجھ کر اپنے آپ کو بے اثر بنانے میں مصروف رہیں گی جس سے کلمہ گویوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (طاہر صدیقی۔ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف انڈیا۔ ۱۳۰ پٹیالہ ہاؤس تلک مارگ نئی دہلی ''قومی آواز'')

نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کی صدر ضیاء الحق سے ملاقات:

کراچی کے ایک معروف قانون دان جناب سید ممتاز حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اپنے ایک مضمون بعنوان ''ڈاکٹر عبدالسلام سوانح و کارنامے'' میں ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے ان کی جنرل ضیاء الحق صاحب سے ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ڈاکٹر صاحب جنرل ضیاء الحق کے ساتھ اپنی ملاقات کا تذکرہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

جنرل ضیاء کی طرف سے مجھے ٹریسٹ میں کئی فون آئے کہ میں پاکستان جا کر ان سے ملوں لیکن میں ٹالتا رہا۔ بالآخر مجھے پاکستان جانا پڑ گیا۔ جنرل ضیاء کو اطلاع ہوئی تو ملاقات کے لئے مصر ہو گیا۔ چنانچہ میں ملاقات کے لئے پریذیڈنٹ ہاؤس گیا جہاں بعض اور سائنسدان بھی موجود تھے۔ جنرل صاحب نے باہر آکر میری کار کا دروازہ کھولا اور مجھ سے معانقہ کرنے کے بعد مجھے اپنے ساتھ بیٹھنے کے لئے کمرہ میں لے گئے۔ جہاں اور سائنسدان بھی موجود تھے دوران گفتگو میں نے آرڈیننس کا ذکر کر کے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ جنرل صاحب نے فوراً میرا ہاتھ پکڑا اور کہا آیئے دوسرے کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں اور مجھے دوسرے کمرے میں لے گئے میرے ساتھ اس وقت کے سائنسی امور کے وزیر بھی کمرے میں چلے گئے۔ جنرل صاحب نے کہا بات یہ ہے کہ میرے پاس علماء کا ایک وفد آیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ احمدی قرآن مجید میں تحریف کرتے ہیں اس لئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جنرل صاحب کو کہا کہ قرآن کی حفاظت کا تو خود اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور قرآن کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس لئے احمدی اس میں تحریف کیسے کر سکتے ہیں۔ اس پر جنرل صاحب اُٹھ کر کتابوں کی الماری کی طرف گئے اور تفسیر صغیر اٹھا لائے اور کہا کہ علماء نے ان آیات کی نشاندہی کر دی ہے جہاں آپ نے تحریف سے کام لیا ہے اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کر میرے سامنے کر دیا۔ یہ آیت خاتم النبیین تھی۔ میں نے جنرل صاحب سے کہا کہ آیت تو مکمل طور پر درج ہے تحریف کہاں ہوئی ہے۔ جنرل صاحب نے کہا کہ آپ نے آیت کے معنوں میں تحریف کی ہے اور بجائے نبیوں کو ختم کرنے والے کے ''نبیوں کی مہر'' ترجمہ کیا ہے اور یہ ناقابل برداشت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے جنرل صاحب سے عرض کیا کہ ختم کا لفظ جو یہاں استعمال ہوا ہے وہ پنجابی زبان کا نہیں بلکہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی عربی میں مہر کے ہیں لیکن میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ کیا آپ کے پاس اور کسی عالم کا ترجمہ شدہ قرآن بھی ہے۔ جنرل صاحب اٹھے اور علامہ اسد کا ترجمہ قرآن اُٹھا لائے جو مکہ معظمہ سے شائع ہوا تھا۔ میں نے قرآن مجید کھولا۔ آیت خاتم النبیین نکالی تو وہاں بھی ترجمہ Seal of Prophet لکھا تھا۔ جنرل صاحب کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ علامہ اسد تو احمدی نہ تھے پھر ان کا ترجمہ سعودی حکومت کا شائع کردہ ہے کیا انہیں بھی آپ تحریف کا مجرم قرار دیں گے؟

اس پر جنرل صاحب کہنے لگے بھئی میں تو ان پڑھ جنرل ہوں جو علماء نے مجھے کہا میں نے اسے تسلیم کر لیا۔ میں نے عرض کیا جناب بات صرف جرنیلی کی نہیں، آپ اس ملک کے صدر بھی ہیں اور بحیثیت صدر مملکت پاکستان کی تمام رعایا کے حقوق کی حفاظت آپ کے فرائض میں شامل ہے۔ یہیں اسلام آباد میں جماعت احمدیہ کے مربی موجود ہیں جماعت کے افراد موجود ہیں آپ کو جو کچھ علماء نے بتایا تھا آپ کا فرض تھا کہ احمدی علماء کو بھی بلا کر تسلی کر لیتے اور پھر فیصلہ کرتے۔ اس پر جنرل صاحب نے زور سے کلمہ شہادت پڑھا اور مجھے بھی کلمہ شہادت پڑھنے کو کہا۔ میں نے کلمہ شہادت پڑھا تو فرمانے لگے۔ سلام! خدا کی قسم میں آپ کو اپنے سے بہتر مسلمان سمجھتا ہوں لیکن کیا کروں علماء سے میں مجبور ہو گیا تھا اور یہ کہہ کر بات کا رُخ دوسری طرف موڑ دیا۔

مندرجہ بالا مثال سے یہ حقیقت بالکل کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ عبدالسلام قرآن پاک میں آیات کے مفاہیم و مطالب اور تفسیر و تشریح کا نہایت وسیع اور گہرا ادراک رکھتے تھے۔ نیز کلمہ حق کے اظہار میں کسی قسم کا پس و پیش نہیں کرتے تھے خواہ ان کا مخاطب کوئی سربراہ مملکت ہی کیوں نہ ہو۔''

(پندرہ روزہ ''اپنا گھر'' کراچی یکم فروری ۹۸ء صفحہ ۱۴)

تجھے کیا پڑی ہے زاہد مری طرز بندگی سے
نہ حرم تری وراثت نہ خدا تیرا اجارا

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ الزام تو لگتا رہا کہ مسلمانوں نے زبردستی کافروں کو کلمہ پڑھوایا البتہ کلمہ پڑھنے والوں کو بزور شمشیر اس سے باز رکھنے کی کوئی مثال پہلے نہیں ملتی۔''

☆...... بنگلور کے ایک فرض شناس اور علم دوست ایڈووکیٹ جناب اے جے خلیل صاحب نے مدیر ''صدق جدید'' کے نام ایک خط میں لکھا:

''یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ جو لوگ احمدی یا قادیانی نہیں ہیں وہ پیام الٰہی کی چاردانگ عالم میں تبلیغ کرنے میں بہت ہی کوتاہ ہیں۔ میں کوئی سولہ برس سے اس فرض فراموشی کا کفارہ ادا کرنے میں کلام الٰہی کا ترجمہ عالمی زبانوں میں کرنے اور اس کی طبع و اشاعت میں مصروف ہوں لیکن خود میرے اوپر قادیانیت کا الزام لگا اور ثبوت میں یہی واقعہ پیش ہوا کہ یہ قرآنی تبلیغ کرتا رہتا ہے اس لئے کہ یہ کام تو بس قادیانی ہی کرتے رہتے ہیں۔''

☆...... جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر صدق جدید تحریر فرماتے ہیں:

"مبارک ہے وہ دین کا خادم جو تبلیغ و اشاعت قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے اور قابل رشک ہے وہ احمدی یا قادیانی جن کا تمغۂ امتیاز ہی خدمت قرآن یا قرآنی ترجموں کی طبع و اشاعت کو سمجھ لیا جائے۔" (صدق جدید ۲۲ دسمبر ۱۹۶۱ء)

☆...... برصغیر کے مفکر اور صحافی علامہ نیاز فتحپوری تحریر فرماتے ہیں:

"اس وقت مسلمانوں میں ان کو (مراد احمدیوں کو) بے دین و کافر کہنے والے تو بہت ہیں لیکن مجھے تو آج ان مدعیان اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آتی جو اپنی پاکیزہ معاشرت اپنے اسلامی رکھ رکھاؤ اپنی تاب مقاومت اور خوئے صبر و استقامت میں احمدیوں کے خاکِ پا کو بھی پہنچتی ہو۔" (ماہنامہ نگار لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء صفحہ ۱۱۷-۱۱۹)

نیز فرماتے ہیں:

"اس کا نصب العین صرف قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ تعلیمات اسلام، اخلاق اسلام اور غایت ظہور اسلام کی عملی مثالیں بھی قائم کرنا ہے وہ صرف یہ کہہ کر خاموش نہیں ہو جاتے کہ اخلاق بلند کرو بلکہ اپنے کردار عمل سے بھی اس تعلیم کی برکات کا ثبوت دیتے ہیں۔ اتنا صریح روشن اور واضح ثبوت جس سے غض بصر ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ اگر تحریک احمدیت کے آغاز سے اس وقت تک کی ان تمام خدمات کا جائزہ لیں جو اس نے خالص اخلاقی نقطۂ نظر سے مفاد عامہ کے لئے انجام دی ہیں تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔" (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار نے تحریر کیا:

"وہ چند ساعتیں جو میں نے قادیان میں بسر کیں میری زندگی کی وہ گھڑیاں تھیں جن کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ان چند ساعتوں میں جو کچھ میں نے یہاں دیکھا وہ میری زندگی کا اتنا دلچسپ تجربہ تھا کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں پچاس سال پیچھے ہٹ کر زندگی شروع کرتا جو قادیان کی احمدی جماعت میں مجھے نظر آئی۔" (نگار لکھنؤ ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء)

☆...... ایڈیٹر ریاست دہلی لکھتے ہیں:

"جو لوگ احمدیوں کے مذہبی کیریکٹر اور ان کے بلند شعار سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کے تمام احمدی ہلاک ہو جائیں ان کی تمام جائیداد لوٹ لی جائے صرف ایک احمدی زندہ بچ جائے اور اس احمدی سے کہا جائے کہ اگر تم بھی اپنا شعار تبدیل نہ کرو گے تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ تو یقیناً دنیا میں زندہ رہنے والا یہ واحد احمدی بھی اپنے شعار کو نہیں چھوڑ سکتا۔ مرنا اور تباہ ہونا قبول کرے گا۔" (اخبار ریاست ۱۶ مارچ ۱۹۵۲ء)

"احمدی جماعت کے مسلمانوں کو عملی زندگی کے اعتبار سے صحیح معنی میں مسلمان کہنا چاہئے کیونکہ ان میں شاید ہی کوئی ایسا ہوگا جو نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو اور جو خدا اور قرآن اور رسول پر ایمان نہ رکھتا ہو۔"

(ریاست دہلی مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۴ء)

کل تک تو یہ آوازیں تھیں آج کیسے بدل گئیں

......؟ کل تک ان علماء کے باپ دادوں کی زبانیں جماعت احمدیہ کی تعریفیں کرتی ہوئی نہیں تھکتی تھیں اور وہی جماعت آج بُری اور خارج از اسلام کیسے ہو سکتی ہے......؟

☆...... ماہنامہ الرسالہ لکھتا ہے:

"عجیب بات ہے کہ پاکستان میں بے شمار اسلامی جماعتیں اور اسلامی تنظیمیں ہیں مگر غالباً کوئی ایک جماعت یا تنظیم ایسی نہیں ہے جس کے پروگرام میں یہاں کے غیر مسلموں تک اسلام پہنچانا شامل ہو۔ پاکستان میں ہندو اور عیسائی قابل لحاظ تعداد میں آباد ہیں مگر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے تو انہوں نے بے پناہ ہنگامے کئے مگر غیر مسلموں کو اسلام کی رحمت میں داخل کرنے کے لئے کوئی بھی قابل ذکر کوشش اب تک پاکستان میں وجود میں نہ آسکی حالانکہ اس ملک میں عیسائی زبردست تبلیغی کوشش میں مصروف ہیں۔ یہی حال ساری دنیا کے مسلمانوں کا ہے وہ لوگوں کو جہنم میں ڈالنے کے لئے تو بہت بے قرار ہیں مگر لوگوں کو جنت میں پہنچانے کے لئے ان کے اندر کوئی تڑپ نہیں پائی جاتی۔"

(ماہنامہ الرسالہ اسلامی مرکز کا ترجمان نئی دہلی صفحہ ۷-۳ جولائی ۱۹۸۵ء)

☆...... روزنامہ جدید اردو رپورٹر بمبئی نے اپنی ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں نئی دنیا دہلی ۲۶ جون ۱۹۷۴ء کے حوالے سے لکھا تھا:

"آج سے دس سال قبل دہلی کے ہفت روزہ اخبار نئی دنیا نے مندرجہ ذیل انکشاف کیا۔ چونکہ قادیانی (یا بقول خود احمدی) مبلغ یورپ اور افریقہ میں عیسائیت کا زور توڑنے میں لگے ہوئے ہیں اور مشنری ان کے مقابلہ میں عاجز آچکے ہیں اس لئے ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کی خانہ جنگی میں ان کا (یعنی عیسائی مشنریوں کا - ناقل) بڑا ہاتھ ہے عیسائی مشنری چاہتے ہیں کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں قادیانی فرقے کو اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ ان میں عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی سکت ہی نہ رہے۔ عیسائی مشنری اپنے سرمائے کے زور پر ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ ان کے نیچے سازش کی بارود بچھانے والا کون ہے" (نئی دنیا ۲۶ جون ۱۹۷۴ء) "یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ یا افریقہ میں جب کوئی تبلیغ کا اہم کام سرانجام دے رہی ہوتی ہے تو پاکستان میں عیسائی دنیا خود مسلمانوں کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ہنگامہ کروا دیتی ہے۔" (جدید اردو رپورٹ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء)

اس سال جماعت احمدیہ نے ۱۵ ملین ڈالر کے صرفے سے شمالی امریکہ کے ملک کینیڈا میں کیلگری کے مقام پر ایک عالی شان خوبصورت مسجد بنائی جس کا افتتاح وہاں کے وزیر اعظم نے کیا یہ نظارہ چالیس اسلامی ممالک کے علاوہ کم و بیش ہر ملک میں ٹی وی پر دیکھا گیا۔

جماعت احمدیہ ایک روحانی جماعت ہے جو توحید کے قیام اور غلبہ اسلام کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے اور یہ کام پیار و محبت، بنی نوع انسان کی ہمدردی و خیر خواہی اور خدمت کے ذریعہ ہونا طے پایا ہے اس کے لئے جماعت احمدیہ کو نہ کسی تلوار اور نہ کسی توپ کی ضرورت ہے اور نہ ووٹوں کی سیاست اور نہ سیاسی پینترے دکھانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کا حامی و ناصر ہے اس لئے ہر حال میں اس جماعت کو ترقی کرنا ہے جب تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ساری دنیا پر غالب نہ آجائے اس کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ ہر لحظہ تیار کھڑی ہے۔ بے شک ہم کمزور ہیں مگر ہمارا رب کمزور نہیں ہے۔ پس ہر وہ شخص جو اس الٰہی جماعت کی مخالفت یا دشمنی میں سد راہ بن کر کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل وخوار نہیں کردیگا ایسے شخص کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ۔

"انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے ہیں جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو، بدظنیاں چھوڑو۔ بدگمانیوں سے باز آجاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سُرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں ہیں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے......؟ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔" (سراج منیر صفحہ ۵)

۱- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے دربار خلافت میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے ان کا ان الفاظ میں تعارف کرایا۔ سید المرسلین ابی بن کعب"

(الادب المفرد بخاری باب الحزق صفحہ ۶۹)

۲- حضرت غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: کہ یہ عبدالقادر کا وجود نہیں بلکہ میرے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے اس فقرہ میں بھی آپ نے اپنے وجود کو ظلی اور بروزی طور پر ہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے۔" (گلدستہ کرامات صفحہ ۱۰ کتاب مناقب تاج الاولیاء صفحہ ۳۵)

۳- ایک دفعہ آپ نے اپنے مرید سے فرمایا تھا کہ أتشهد انی محمد رسول الله تو مرید نے اس کی تصدیق کی تھی۔" (کاویہ علی الغاویہ صفحہ ۹۴ بار اول مارچ ۱۹۳۱ء)

۴- حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا عرش کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں پوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پوچھا لوح کیا ہے فرمایا میں ہوں۔ پوچھا کہتے ہیں ابراہیم، موسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ بندے ہیں فرمایا میں ہوں۔" (تذکرۃ الاولیاء اردو باب ۱۴ صفحہ ۱۲۸ شائع کردہ شیخ برکت علی اینڈ سنز)

۵- حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواجہ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ مرید ہو جاؤں۔ کہا۔ لا اله الا الله چشتی رسول الله کہو اس نے ایسا ہی کہا خواجہ نے اُسے مرید کر لیا۔" (حسنات العارفین فارسی صفحہ ۱۹ زیر عنوان شیخ خواجہ معین الدین)

۶- حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الخیر الکثیر میں امام مہدی کا مقام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یعنی آنے والے موعود کا یہ حق ہے (اور ملاں یہ حق دینے تیار نہیں۔ ناقل) کہ اس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا انعکاس ہو۔ عامۃ الناس یہ گمان کرتے کہ جب وہ موعود دنیا میں تشریف لائے گا تو اس کی حیثیت محض ایک امتی کی ہوگی۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی ہی کی پوری تشریح ہوگا اور اس کا دوسرا نسخہ (True Copy) ہوگا میں اس کے اور امتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہوگا۔ (الخیر الکثیر صفحہ ۷۲ مدینہ پریس بجنور مصنف حضرت شاہ ولی اللہ)

۷- شرح فصوص الحکم میں درج ہے: "یعنی آخری زمانہ میں جو امام مہدی آئیں گے وہ احکام شریعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے اور معارف و علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء ان کے تابع ہوں گے اور یہ بات ہمارے بیان کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امام مہدی کا باطن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔" (شرح فصوص الحکم مطبع البابی الحلبی صفحہ ۴۲-۴۳ از امام عبدالرزاق کاشانی)

پس ہم مولانا محمد طیب صاحب مرحوم دیوبندی کے الفاظ میں تفسیر کرتے ہیں کہ:

ظاہر ہے کہ ایسی کج فہم قوم کا اس کے سوا انجام بھی کیا ہو سکتا تھا جس نے آج سے ۲۰۰۰ برس پہلے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ لیا۔ اور اس لئے اُسے سولی پر چڑھانے کی فکریں کیں اور دنیا کے اس آخری دورہ میں مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت سمجھ بیٹھے گی اور اس لئے اس کے ساتھ ہو کر مسیح ہدایت کا مقابلہ کرے گی۔ جو صورتاً تو حضرت مسیح علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا اور حقیقتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح حضورؐ ہی کی نیابت کرتے ہوئے تجدید دین محمدیؐ کے فرائض انجام دیں گے۔" (تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام)

اللہ تعالیٰ تمام سعید روحوں کو امام الزمان کی بیعت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

حضرت مسیح موعودؑ کا جلسہ سے مقصد بڑی زمینیں خریدنا، حاضری بڑھانا یا اپنے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنا تھا۔ تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بہتر کرنے ہوں گے۔

——— (خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح)

خلافت کی وجہ سے آپ سب یک جان ہیں۔ بچیوں کی تربیت بہت ضروری مسئلہ ہے۔ پردہ، حیا اور عفت کا بچیوں کو بچپن سے ہی بتانا چاہئے۔

تربیت کے لحاظ سے عورت کا بہت بلند مقام ہے۔ جب ایک عورت یہ عہد کرتی ہے کہ وہ خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اچھے کاموں میں قدم آگے بڑھاتی چلی جائے گی۔

——— (جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب)

مردوں اور عورتوں کی حضور انور سے الگ الگ اجتماعی ملاقاتیں واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی کلاسز۔ بچوں اور بچیوں کی الگ الگ تقریبات آمین۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے پہلے دورہ کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

20/جون 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے ایک لاؤنج میں جو نماز کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا، تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ اس ہوٹل میں جہاں حضور انور کا قیام ہے اور ارد گرد کے دوسرے ہوٹلوں میں ملک کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز ٹھہری ہوئی ہیں۔ حضور انور کی اقتدا میں ڈیڑھ صد سے زائد احباب نے نماز فجر ادا کی۔ نماز کی ادئیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ امریکہ کے ساٹھویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا اور امسال کا یہ جلسہ سالانہ ''خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی'' کا جلسہ تھا اور یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی ایک انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ اس میں اور پھر امریکہ کے کسی بھی جلسے میں پہلی بار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہو رہے تھے اور امریکہ جماعت کی ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی تھی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے۔ پروگرام کے مطابق پہلے تقریب پرچم کشائی ہوئی۔ یہ تقریب بھی MTA پر Live نشر کی جارہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب امریکہ نے امریکہ کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور کی خدمت میں امریکہ کا وہ قومی پرچم پیش کیا جو حضور انور کی امریکہ آمد پر ایوان حکومت میں 16/جون کو لہرایا گیا تھا۔ اوز بعد میں روایت کے مطابق یہ پرچم ایوان حکومت کی انتظامیہ کی طرف سے مع خط حضور انور کی خدمت میں بھجوایا گیا تھا۔

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ تین بجے تک جاری رہا اور یہاں انگریزی زبان میں اس کارواں ترجمہ کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ گاہ سے ہوٹل Shereton کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بج کر 35 منٹ پر حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آج پچھلے پہر مرد احباب کی حضور انور سے ملاقات تھی، اور بچوں کی وقف نو کلاس اور تقریب آمین کا پروگرام تھا۔

مردوں کی حضور انور سے ملاقات: پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بجے جلسہ گاہ آمد ہوئی۔ حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور سارے امریکہ کی جماعتوں سے آئے ہوئے مرد احباب کی ملاقات شروع ہوئی۔ ایک قطار کی صورت میں احباب باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتے اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے، تصاویر بھی ساتھ ساتھ بن رہی تھیں۔ حضور انور ازراہ شفقت بڑی عمر کے بچوں کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقات کرنے والوں میں جوان بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے۔ بچے بھی تھے اور بیمار بھی تھے۔ بعض لوگ وہیل چیئر پر کسی دوسرے کی مدد کے سہارے حضور انور سے ملنے کے لئے آئے۔ بعض ایسے بوڑھے بھی تھے کہ چلنے میں دشواری تھی گرتے پڑتے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ کے لئے پہنچے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ مجموعی طور پر دو ہزار سات صد افراد نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

واقفین نو بچوں کی کلاس: ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس ہوئی جس میں 240 بچے شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محی الدین باری صاحب نے پیش کی بعد ازاں اسکا انگریزی ترجمہ سلمان احمد اور اردو ترجمہ فراز احمد نے پیش کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

عزیزم اسد اللہ چوہدری نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدہٗ اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم طارق احمد نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو بچے پندرہ سال سے اوپر کے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ جس پر ان بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور نے دریافت کیا کہ 15 سال عمر کے بچوں میں سے جنہوں نے وقف فارم پر کردیئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ چنانچہ اس پر بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا جو بچے اردو زبان جانتے ہیں اور گھر میں اُردو بولتے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر اردو زبان بولنے والے بچوں نے اپنے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امسال جامعہ احمدیہ میں کون کون جارہا ہے؟ اس پر امسال جامعہ میں جانے والا ایک بچہ کھڑا ہوا۔ ایک دوسرا بچہ بھی کھڑا ہوا جو آئندہ سال جامعہ میں داخلہ لے رہا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔ آخر پر ان واقفین نو بچوں نے زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے دو گروپس میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور سے شرف ملاقات و مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب آمین: ساڑھے آٹھ بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق بچوں کی تقریب آمین تھی۔ آمین کی تقریب میں شرکت کرنے والے بچوں کی تعداد 130 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر بچے سے قرآن کی ایک آیت سنی اور ساتھ ساتھ اصلاح بھی فرماتے رہے۔ تقریب آمین کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دُعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور نے ارشاد فرمایا۔ اذان دے دیں۔ اذان دی گئی۔ حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

21رجون 2008ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ اردگرد کے ہوٹلوں میں مقیم احباب بھی نماز کے لئے پہنچے تھے۔ حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ حضور انور کی اقتدا میں دوصد سے زائد احباب وخواتین نے نماز فجر ادا کی۔ ہال کے علاوہ گیلریاں بھی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق پونے بارہ بجے ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ بارہ بجے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوایس اے اور دیگر منتظمات نے حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔

لجنہ کی جلسہ گاہ میں آمد اور تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم انعامات

خواتین کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ راشدہ حمید صاحبہ نے پیش کی۔ اس کا اردو ترجمہ نمود سحر صاحبہ اور انگریزی ترجمہ Tamara Rodney نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرمہ فرحانہ احمد صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے گولڈ میڈل پہنائے۔

جن طالبات نے سندات اور گولڈ میڈل حاصل کئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں: مکرمہ صبا وسیم صاحبہ، مکرمہ کنزہ احمد صاحبہ، مکرمہ فرزانہ بشیر فرحت صاحبہ، مکرمہ عائشہ وحید صاحبہ، مکرمہ صوفیہ چوہدری صاحبہ، مکرمہ صبا مبارکہ علی صاحبہ، مکرمہ فریدہ احمد صاحبہ، مکرمہ ہاشمی سلطانہ صاحبہ، مکرمہ صبیحہ احمد صاحبہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کے تحت خلافت سے متعلق مختلف مواضیع پر مضامین اور مقالہ جات لکھنے کا مقابلہ ہوا تھا۔ ان مقابلہ جات میں اول آنے والی خواتین اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

لجنہ اماء اللہ سے پہلا انعام مکرمہ صبا رحیم صاحبہ نے حاصل کیا جبکہ ناصرات الاحمدیہ سے پہلا انعام عزیزہ حنا طاہر نے اور واقفات بچیوں میں سے پہلا انعام عزیزہ عائشہ خان نے حاصل کیا۔

اس تعلیمی ایوارڈ اور انعامات کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا:

خطاب: تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں آپ کے درمیان موجود ہوں اور خطاب کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کی توفیق دی اور آپ کی خواہش کو پورا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بہت احسانات اور فضل کئے ہیں اور ان احسانات اور فضلوں میں سے اس زمانہ کی ایجادات بھی ہیں جن کو حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت کے لئے لگا دیا گیا ہے۔ اور ان ایجادات میں سے ایک بہت اہم ایجاد سیٹلائٹ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر شکرانے کے لئے الفاظ بھی نہیں ہیں۔ اس کے ذریعہ سے تقاریر، خطبات اور دیگر زبانوں میں پروگرام تمام دنیا میں پہنچائے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ مقرر کو بغیر لاؤڈ سپیکر کے تقریر کرنی پڑتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اس ایجاد کا استعمال شروع ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ آواز عورتوں کو آتی ہے لیکن اس بات کی اہمیت کہ لجنہ کی تربیت کے لئے ان میں الگ خطاب کیا جائے یہ خواتین کی اہمیت کی وجہ سے ہے۔ اور یہ طریق اب تک چلا آرہا ہے اور یہ اُن کا حق بھی ہے کہ انہیں خلیفۂ وقت براہ راست خطاب کرے۔

حضور نے اس ضمن میں نائیجیریا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ ہفتے قبل نائیجیریا میں جلسہ کے موقع پر ایسا ہی خواتین کے لئے انتظام تھا لیکن بعض معززین شخصیتوں کی آمد کی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی اور مَیں لجنہ میں خطاب کے لئے نہ جاسکا۔ وہاں پر اس وجہ سے لجنہ اماء اللہ Upset ہوگئیں اور انہوں نے کہا کہ ہم صدر لجنہ کو دیکھنے تو نہیں آئے یا کسی عہدیدار کے لئے تو نہیں آئے۔ ہم تو خلیفۂ وقت کے لئے آئے ہیں۔ یہ تربیت کا بھی مسئلہ ہے اور جذباتی بھی۔ بہرحال اس کو کنٹرول کیا گیا۔ لجنہ میں براہ راست خلیفۂ وقت کا خطاب ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ اگر خواتین پچاس فیصد اپنی اصلاح کرلیں تو اسلام کی ترقی ہو جائے گی۔ پس یہ اہمیت ہے عورتوں کی۔ اسلام نے ہر دو (مرد وخواتین) کے الگ الگ کام مقرر کئے ہیں۔ تربیت کے لحاظ سے عورت کا بہت بلند مقام ہے کیونکہ ماؤں کے قدموں میں جنت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کے پروگراموں میں لجنہ اماء اللہ اپنا عہد دہراتی ہیں۔ اس عہد پر غور بھی کریں جس میں جان، مال، عزت، وقت کی قربانی کرنے کا عہد ہے۔ اور سب سے اہم بات اس عہد کی یہ ہے کہ خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنی ہے۔ پس اپنے عہد کو نبھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

حضور انور نے خلافت کی تشریح میں فرمایا کہ یہ تین قسم کی ہے۔ انبیاء کرام کو خلیفہ کہا گیا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین ہیں اور پھر حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اب یہ خلافت احمدیہ قیامت تک رہے گی، انشاء اللہ العزیز۔ یہ نہیں کہ اگر تم قربانی نہ کروگے تو خلافت کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا۔ خلافت احمدیہ خطرے میں نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ایک عورت یہ عہد کرتی ہے کہ وہ خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے کام کرتی رہے گی اور اچھے کاموں میں قدم آگے بڑھاتی چلی جائے گی۔ اس لئے اس لحاظ سے ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آیت وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا (الفرقان :74) پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورتیں جو شروع میں مذہب کو اہمیت نہیں دیتیں اور بچوں کی دینی تربیت سے لاپرواہ ہوتی ہیں وہ دھوکے میں ہیں اور جب ان کو اپنی اس غفلت کا احساس ہوتا ہے تو اس وقت پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی۔ پس تربیت کرنے کے لئے بھی قربانی کی ضرورت ہے۔ MTA کے ذریعہ تربیت کے کاموں میں بڑا فائدہ ہوا ہے۔ الاماشاء اللہ۔

حضور نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ امریکہ میں مہنگائی ہے اور ٹیکسز بھی بہت ہیں اس لئے ملازمت اور دیگر کام مرد اور عورت دونوں کو کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دین کو مقدم نہ کیا جائے اور بچوں کی تربیت سے غفلت برتی جائے۔ بچے آپ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرا دل حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ان ماؤں کے لئے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں مگر بچوں کی تربیت کی وجہ سے ملازمت نہیں کرتیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے گھروں میں بچوں کے سامنے عہدیداران یا کسی لڑائی جھگڑے کے بارہ میں جو جماعتی بات ہو نہ بیان کیا کریں۔ جماعت کا ایک نظام ہے اس کی طرف رجوع کریں نہ کہ بچوں کے سامنے نظام کے خلاف اور عہدیداران کے خلاف باتیں کی جائیں۔ اس قسم کی باتیں مرد حضرات زیادہ کرتے ہیں اس لئے عورتوں کو اس بارہ میں سخت قدم اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ اماء اللہ امریکہ بہت چیزوں میں دنیا کی دیگر لجنات سے بہتر ہیں۔ بعض دفعہ نیک لوگوں کے بچے بھی برائیوں میں ملوث ہوجاتے ہیں ان کی طرف انگلیاں اٹھانے کی بجائے دعا کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خلافت کی وجہ سے آپ سب ایک جان ہیں۔ خلافت نے سب کو متحد کر دیا ہے۔ بچیوں کی تربیت بھی بہت ضروری مسئلہ ہے۔ پردہ، حیا اور عفت کا بچیوں کو بچپن سے ہی بتانا چاہئے۔ پس آپ کے عہد میں جو قربانی کا ذکر ہے تو اگر چھوٹی چیزوں میں قربانی نہیں کرسکتے تو پھر بڑی چیزوں میں کس طرح قربانی کریں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستانی عورتوں کو رول ماڈل بننا چاہئے۔ یہاں کی عورتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ واقفات نو بچیوں کو بھی شعور کی عمر تک پہنچنے پر خلافت کے ساتھ گہرا تعلق ہونا چاہئے۔ اللہ کرے آپ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والی ہوں اور ایسی تبدیلیاں لائیں کہ جس سے جماعت کی عزت بڑھے اور ہم دوسرے لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے والے بنیں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خواتین نے بڑے پُر جوش، ولولہ انگیز نعرے بلند کئے اور کچھ دیر لجنہ جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔ بعدازاں بچیوں نے نظمیں پیش کیں۔ اور افریقن امریکن خواتین نے اپنے روایتی انداز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور دیگر نظمیں پیش کیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ سے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکاف عبدہ

نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

خواتین کی ملاقات: پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ سوا چھ بجے حضور انور لجنہ جلسہ گاہ پہنچے جہاں خواتین کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ خواتین اور بچیاں ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور ایدہ تعالیٰ کے پاس سے گزرتیں، حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں، بعض اپنے مسائل، تکالیف اور پریشانیوں کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کرتیں۔ تصاویر بھی ساتھ ساتھ بنائی جا رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی عمر کی تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور کم عمر بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔ اس دوران مجموعی طور پر پونے چار ہزار کے قریب خواتین اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے سینکڑوں کیمروں کے ساتھ ملاقات کے اس لمحہ لمحہ کو محفوظ کیا۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات: خواتین سے اس ملاقات کے پروگرام کے بعد نو بجے واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 123 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔

کلاس کے پروگرام کا آغاز عزیزہ ملیحہ احمد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو ترجمہ عزیزہ رُخ خنداں مرزا نے اور انگریزی ترجمہ عزیزہ سارہ صفی اللہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ عافیہ محمد نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد دو بچیوں عزیزہ غزالہ لطیف اور عائشہ محمد نے مل کر نظم "قرآن سب سے اچھا، قرآن سب سے پیارا" پیش کی۔

اس نظم کے بعد لبیبہ چوہدری نے نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ترزہ باسط خان نے پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ جن کی عمر 15 سال سے زائد ہے وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ پھر حضور انور نے ان 15 سال عمر کی بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے۔ حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ قرآن کریم کس کس نے ختم کر لیا ہوا ہے اور کیا اس کی روزانہ تلاوت کرتی ہیں؟ حضور انور نے بچیوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

تقریب آمین: اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی سے قبل بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ہر بچی سے قرآن کریم کی ایک آیت سنی۔ آمین کی تقریب میں شرکت کرنے والی بچیوں کی تعداد 78 تھی۔ تقریب آمین کا یہ پروگرام ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اذان دی گئی۔ حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش ہوٹل Sheraton تشریف لے گئے۔ رات گیارہ بجے حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

معاصرین کی آراء:

فرقہ پرست تنظیموں پر پابندی کیوں نہیں......؟

اڑیسہ کے واقعات کے خلاف پورے ملک میں عیسائی مشنری اسکولوں کا احتجاجی لیکن پُر امن بند اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ اقلیتی فرقہ اپنے پر ہونے والے تشدد سے پریشان اور تشویش میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت کے اقدامات سے غیر مطمئن ہے۔ اڑیسہ کی بیجو پٹنائک حکومت جس میں بی جے پی بھی شامل ہے، ریاست کے غنڈہ عناصر کے خلاف موثر کارروائی کرنے میں ناکام ہے جس کی وجہ جاننے کے لئے کسی تفتیش یا سروے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس حکومت میں بی جے پی شامل ہو، وہ فرقہ پرست تنظیموں کے خلاف کوئی کارروائی کیوں کرے گی؟ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ بیجو جنتا دل کو حکومت پیاری ہے اس لئے وہ بی جے پی کے دباؤ میں آکر اپنا فرض منصبی ادا کرنے سے گریز کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُسے حکومت پیاری نہیں ہے۔ ایسا ہوتا تو وہ بی جے پی کی حمایت کو ٹھوکر مار دیتی اور عوامی جان و مال کی حفاظت کے ذریعہ عوام کے دلوں میں جگہ بناتی اور دوبارہ اقتدار میں آکر بی جے پی کی حمایت کے دُم چھلے سے پنڈ چھڑا لیتی۔ لیکن آج کے دَور میں ایسی حکمت عملی پر توجہ نہیں دی جاتی بلکہ 'حکمت بد عملی' کو کلیجے سے لگایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اکثر حکومتیں 'حکومت مخالف ووٹ' کی زد پر رہتی ہیں۔ اس کے باوجود سیاستدانوں کے ہوش ٹھکانے نہیں لگتے۔

رہا سوال بی جے پی کا جو نوین پٹنائک حکومت میں شریک ہے، اُس نے سنگھ پریوار کے بند کی حمایت کا جو اعلان کیا تھا وہ اس کی ذہنیت کو واضح کرتا ہے جس کی وجہ سے حکومت میں رہ کر بھی اس کی حیثیت اپوزیشن کی سی ہی رہتی ہے ورنہ کوئی بتائے کہ جو پارٹی حکومت میں ہوتی ہے کیا وہ حکومت کے خلاف بند کا اعلان کرتی ہے؟ بی جے پی کا بند اگر اس لئے تھا کہ سوامی لکشمانند سرسوتی کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے تو اسے سنگھ پریوار کے اُن غنڈوں کی گرفتاری کا بھی مطالبہ کرنا چاہئے جو اَب تک کئی جانیں تلف کر چکے اور سیکڑوں گھروں، چرچوں اور دیگر مقامات کو اپنے زہریلے تشدد کا نشانہ بنا چکے ہیں۔

آگے بڑھنے سے قبل ہم اپنے قارئین کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ گزشتہ روز عیسائی مشنری اداروں کے ساتھ ساتھ کئی مقامات پر مسلم ادارے بھی بند رہے تا کہ عیسائیوں پر ہونے والے تشدد کے خلاف متحدہ اقلیتی احتجاج برپا ہو۔ ہمارے نزدیک یہ ایک قابل ذکر اور خوش آئند عمل ہے جس سے وسیع اقلیتی اتحاد کے امکانات روشن ہوں گے اور تمام اقلیتیں مل جل کر ایک دوسرے پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھا سکیں گی۔ خیر سگالی کے اس خوشگوار اقدام پر ہم اُن تمام مسلم اداروں کو مبارکباد پیش کرنا چاہیں گے جنہوں نے گزشتہ روز اپنے تعلیمی ادارے بند رکھے۔ اس کے ساتھ ہی مبارکباد کے مستحق وہ ادارے اور تنظیمیں بھی ہیں جنہوں نے اڑیسہ کے واقعات کے خلاف پریس کانفرنسیں کیں اور فرقہ پرستوں کے خلاف کڑی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ان میں ممبئی کے بھی کئی ادارے شامل ہیں۔ اس سے عیسائی فرقہ یہ محسوس کرے گا کہ وہ تنہا نہیں ہے بلکہ اُس کے ساتھ ملک کے سب سے بڑی اقلیت بھی ہے جو گزشتہ ساٹھ سال سے فرقہ پرستوں کے مظالم سہتی آئی ہے اور جس نے اپنے ہزاروں پیاروں ہی کو نہیں کھویا، کروڑوں کی املاک بھی گنوائی ہے، اس کے باوجود اسے انصاف نہیں ملا۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنان تشدد کے یا تو نئے ریکارڈ قائم کر رہے ہیں یا پرانے ریکارڈز کا اعادہ کر رہے ہیں اور مرکزی حکومت محض مذمتی بیانات پر اکتفا کر رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مرکز اوّل تو اڑیسہ حکومت کی گوشمالی کرے کہ اُسے اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہئے اور دوئم یہ کہ جو فرقہ پرست تنظیمیں اڑیسہ اور دیگر ریاستوں کے حالات بگاڑنے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اُن پر پابندی عائد کرے۔ اگر سیمی پر شواہد نہ ہونے کے باوجود پابندی عائد کی جا سکتی ہے تو وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے خلاف ٹھوس ثبوتوں کے باوجود پابندی کیوں نہیں؟ (منقول از روزنامہ انقلاب مورخہ ۳ر اگست ۲۰۰۸ء)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No. 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

قادیان دارالامان میں
رمضان المبارک کے لیل ونہار وعید الفطر کی تقریب سعید

رمضان المبارک کا چاند نظر آنے پر جہاں عالم اسلام میں روزوں اور عبادات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہیں مرکز احمدیت قادیان میں بھی ان دنوں ہر طرف رونق اور اس سے زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کے لئے جدو جہد شروع ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہماری زندگیوں میں خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر اپنی برکات اور فیوض کو نازل کرنے کے لئے ہم پر اپنا ماہ مقدس رمضان المبارک دیکھنا نصیب کیا اور اس کے ذریعہ اپنی رحمت اور رضا اور لقاء حاصل کرنے کے مواقع میسر فرمائے اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان پہلے سے بڑھ کر اپنی آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر فرمایا۔

امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مرکزی مساجد یعنی مسجد مبارک، مسجد ناصر آباد کے علاوہ قادیان کے دیگر محلہ جات کی مساجد یعنی مسجد سرائے طاہر، مسجد جامعۃ المبشرین، مسجد نور، مسجد دار البرکات، مسجد ننگل اور مسجد دار الفتوح میں بھی نماز تراویح اور بعد نماز فجر درس حدیث کا با قاعدہ انتظام کیا گیا۔ (مسجد اقصیٰ کی توسیع کا کام جاری ہونے کی وجہ سے یہاں نماز تراویح نہیں ہو سکی اور نہ ہی اعتکاف ہوا)۔ تراویح پڑھانے والے حفاظ کرام کے اسماء اس طرح ہیں: مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب، مکرم حافظ اسلم احمد صاحب اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم حافظ محمد اکبر صاحب، مکرم حافظ ظفر اقبال صاحب اساتذہ جامعۃ المبشرین، مکرم حافظ شریف الحسن صاحب استادٹی آئی ہائی اسکول قادیان، مکرم تنویر الحق صاحب، مکرم مجید عالم صاحب، مکرم سراج الدین بلال صاحب متعلمین جامعہ احمدیہ، مکرم مجیب اللہ صاحب، مکرم نقیب احمد صاحب متعلمین جامعۃ المبشرین، مکرم محمد پرویز عالم صاحب معلم سلسلہ، مکرم ناصر الدین صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب۔ اس کے علاوہ مسجد سرائے طاہر میں حفظ کلاس کے چار طلبا نے نماز تراویح پڑھائی۔ بعد نماز عصر تا قبل از وقت افطار مسجد مبارک میں قرآن مجید کے ترجمہ ومختصر تفسیر سنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں مرد وزن اور بچوں نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ درسِ قرآن دینے والے علماء کرام کے نام اس طرح ہیں:

مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت، مکرم باسط رسول صاحب، مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری، مکرم مظہر احمد صاحب وسیم، مکرم زین الدین صاحب حامد، مکرم مظفر احمد صاحب ناصر، مکرم مظفر احمد صاحب ظفر، مکرم عطاء المجیب صاحب لون، مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب عامل۔

بعد نماز فجر مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُعا کے لئے کثیر تعداد میں احباب و مستورات اور بچے باقاعدگی سے پورا مہینہ حاضر ہو کر دُعائیں کرتے رہے۔

اعتکاف: سنّت نبوی کے مطابق آخری عشرہ میں مسجد مبارک میں ۱۹، مسجد ناصر آباد میں ۱۲، مسجد سرائے طاہر میں ۲۶، مسجد کاہلواں میں ایک، مسجد جامعۃ المبشرین میں ۱۱، احباب نے اعتکاف کیا۔ مسجد اقصیٰ کی توسیع کی وجہ سے امسال یہاں اعتکاف نہیں ہو سکا۔

نماز عید: ۳۰ روزے مکمل ہونے پر مورخہ ۲/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو احمدیہ گراؤنڈ میں عید الفطر کی بابرکت تقریب ہوئی جس کے لئے وسیع پنڈال بنایا گیا۔ تقریباً ساڑھے نو بجے صبح عید کی نماز ادا کی گئی۔ جس میں جملہ اہالیانِ قادیان کے علاوہ قرب وجوار سے تشریف لانے والے تقریباً سات ہزار افراد نے شمولیت اختیار کی۔ نماز عید محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور خطبہ عید الفطر میں عید کی اہمیت وبرکات پر روشنی ڈالتے ہوئے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہٗ احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ ومعانقہ کرتے ہوئے عید کی مبارک باد دی۔ عید کی بابرکت تقریب کو الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا نے ریکارڈ کیا۔ حسب معمول مضافات سے آنے والے ہزاروں افراد کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ساتھ عملہ لنگر خانہ نے تعاون دیا۔ فجز اھم اللہ تعالیٰ۔

آج کے دن ہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ہندوستانی وقت کے مطابق تقریباً شام ۴ بجے نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت ہائے عالمگیر کو عید کی مبارک باد دی۔ (اس خطبہ عید الفطر کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الفطر کو جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے ساتھ اہالیان قادیان نے بھی بڑے اہتمام سے دیکھا اور سنا اور اجتماعی دُعا میں حضور انور کے ساتھ شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے ہر جہت سے خیر وبرکت کا باعث بنائے۔ (ادارہ بدر)

☆ ☆ ☆ ☆

رمضان المبارک کے آخری روز
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن اور اجتماعی دُعا

امسال رمضان المبارک کے آخری روز یکم اکتوبر ۲۰۰۸ء کو شام پانچ بجے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا اور احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات، بزرگان اسلام اور خلفاء احمدیت کی تفاسیر کی روشنی میں ان ہر سہ سورتوں کی نہایت ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا ان سورتوں کا تعلق خاص طور پر موجودہ زمانہ سے ہے لہٰذا ان کی بار بار تلاوت کرنی چاہئے اور دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی وحدانیت کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے اور اپنی ربوبیت کی چادر میں لپیٹ لے۔

اس تفسیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مبارکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، عالم اسلام، واقفین زندگی، واقفین نو، شہداء احمدیت کے خاندانوں کے لئے اسیران راہ مولا، عائلی جھگڑوں کے ختم ہونے، رشتوں کے مسائل کے حل کے لئے، قادیان کے درویشان اور ساکنین کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے، اہالیان ربوہ کے لئے، عالم اسلام کے الجھتے ہوئے مسائل حل کے لئے، جماعت پر ابتلاؤں کے دور کے ختم ہونے کے لئے دُعائیں کیں اور احباب جماعت کو ان دُعاؤں کی تحریک کی۔ حضور انور نے فرمایا اپنی دُعاؤں میں دیگر دُعاؤں کے ساتھ یہ دُعا بھی شامل کریں اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا اور یہ کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ آخر پر حضور انور نے فرمایا مجاہدین تحریک جدید اور وقفِ جدید اور ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے دُعائیں کریں بالخصوص ایم ٹی اے العربیہ میں کام کرنے والوں کے لئے دُعائیں کریں۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُر سوز لمبی دُعا کروائی۔ جس میں لندن کے احباب کے علاوہ ایم ٹی کے توسط سے دُنیا بھر کے تمام احمدی احباب شریک ہوئے۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے:..................

۲۱/اگست - ایک سیاہ رات

سہارنپور (یوپی) میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک سال سے جماعت احمدیہ پُر امن طریقہ پر اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے تھی کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تقریب آگئی اور اس تقریب کے فوٹو کچھ دشمنوں نے حاصل کر کے سہارنپور میں ان کو شائع کر دیا اور بچے بچے کے ہاتھوں میں احمدیوں کے فوٹو پہنچ گئے۔ مولویوں سے یہ تھوڑی سی تعداد بھی برداشت نہ ہوئی اور انہوں نے ۲ ماہ میں تقریباً ۵۰-۶۰ جلسے جماعت احمدیہ کے خلاف کئے۔ عوام کو خوب مشتعل کیا۔ اُن میں اتنا زہر بھر دیا کہ وہ مرنے مارنے اور لوٹ پاٹ کے لئے تیار ہو گئے۔

تب سہارنپور کے ظالم مولویوں نے باقاعدہ پروگرام بنا کر ۲۱/اگست کی رات کو ۳ احمدیوں کے گھروں پر حملہ کر دیا۔ پوری رات گھروں کی توڑ پھوڑ کر کے ان کو لوٹ لیا گیا۔ ایک احمدی بھائی اور اس کے بچے ان کے ہاتھ لگے جن کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ باقی ۲ احباب کو پہلے ہی خبر ہو چکی تھی اس لئے وہ کسی طرح اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اگلے دن جمعہ کی نماز سے پہلے ہزاروں مسلمانوں نے پھر ان تینوں مکانوں پر حملہ کیا اور رات کا ادھورا کام پھر سے پورا کیا۔ اس دوران قانون کے رکھوالے تماشائی بنے رہے اور ان کی موجودگی میں ہی یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ بعد نماز جمعہ باقی احمدیوں کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا اور دن میں گھروں پر ہاتھ صاف کیا۔ درندوں کی اس بھیڑ کی خبر ملتے ہی باقی احباب بھی اپنے گھروں سے نکل گئے اور اپنی واہل وعیال کی جان بچائی۔

آج تقریباً ۵۰ دن ہو چکے ہیں۔ ۳۵ افراد جن میں ۶ سال سے ۶۵ سال تک کے مرد وخواتین شامل ہیں۔ اپنے گھروں سے دور قادیان دارالامان میں عارضی مقیم ہیں۔ ابھی تک واپسی کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ قانون خاموش ہے کوئی کارروائی نہیں۔ آپ سب سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

(تنویر احمدی سہارنپوری)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17823 میں محمد نور جمال ولد مکرم یونس محمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: محمد نور جمال　　گواہ : فضل رحیم خان

وصیت نمبر:17824 میں سید عبد الہادی ولد مکرم سید عبد المجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: سید عبد الہادی　　گواہ : کے طارق احمد

وصیت نمبر:17825 میں مبشر احمد ناصر ولد مکرم شبیر احمد گجراتی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: مبشر احمد ناصر　　گواہ : نصر من اللہ

وصیت نمبر:17826 میں میر افتخار علی ولد مکرم میر منور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: میر افتخار علی　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17827 میں محمود احمد خان ولد مکرم غلام احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: محمود احمد خان　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17828 میں کے عبد الباسط ولد مکرم کے عبد السلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: کے عبد الباسط　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17829 میں عطاء الباری ولد مکرم سید عبد الغنی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: عطاء الباری　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17830 میں عطاء المغنی ولد مکرم وسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: عطاء المغنی　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17831 میں فرہاد احمد ولد مکرم نصیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: فرہاد احمد　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17832 میں محمد طاہر ولد مکرم محمد یونس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 01-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: محمد طاہر　　گواہ : نصر من اللہ

بقیہ ارشادات حضرت مسیح موعودؑ از صفحہ اوّل

سے بچتے ہیں۔ اور پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا۔ یعنی وہ وقت آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو اُن کے درمیان ہے شناخت کرلیں۔ پس اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا۔ دیکھو! آج مَیں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اُٹھو! اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش! یہ باتیں نیک ظنّی سے دیکھی جاویں۔ کاش! میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالو گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم سے ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کردے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے۔'' (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۸۰-۸۱)

'' اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دیگا۔ اور خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کرلو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو عرض کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اِس کا اُس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچکر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کردیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیوں کہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اُس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطر اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اُس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اُس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اُس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶-۴۴۹)

بقیہ خلاصہ عیدالفطر از صفحہ اوّل

پیاروں کو شہید کیا جاتا ہے کیونکہ ہم خدا کی طرف سے آنے والے پر ایمان لاتے ہیں لیکن اس کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل وہ مراتب عطا فرما رہا ہے جس کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کامیابیوں کی بشارت دی ہے اور دشمنوں کے رسوا ہونے کے متعلق خبر دی ہے اور فتح مبین کی خوش خبریاں عطا کی ہیں۔

پس ہم احمدیوں کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم قربانیوں سے پریشان ہوں۔ یہ سلسلہ قربانی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے شروع ہوا تھا جو آج تک جاری ہے۔ مخالف کا خیال ہے کہ وہ ایسا کر کے ہمیں ناکام کردیں گے لیکن یہ ان کی ناسمجھی ہے وہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ پس اے دشمنانِ احمدیت! ہوش کرو جب خدا کی چکی چلے گی تو ہر چیز کو پیس کر رکھ دے گی۔ میں احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائے ہیں اور خود کو غلبۂ اسلام کی حقیقی عید کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس کے لئے جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی کی ضرورت ہے وہیں حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ہر طرف تاریکی ہو تو وہ تاریکی بالطبع تقاضہ کرتی ہے کہ آسمان سے نور نازل ہو تب روح القدس سے کوئی مجدد دعویٰ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور سعید اور رشید لوگ اکٹھے کئے جاتے ہیں اور خدا کا دین آہستہ آہستہ پھیل جاتا ہے۔ پس اگر مولویوں کو نظر نہیں آرہا تو یہ ان کی بیوقوفیاں ہیں۔

آج اسلام کی راہیں مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہیں۔ آج اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمام دنیا تک پہنچنا ہے تو یہ مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے پہنچنا ہے۔ پس ہم نے اس خدا کے سامنے جھکنا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فتح عظیم کی بشارات دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے غلبہ کا دن دکھائے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیدالفطر کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا: اس کے ساتھ ہی میں آپ سب کو جو یہاں بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارک باد دیتا ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ عیدالفطر کے آخر پر فرمایا:

یہ خلافت کی دوسری صدی کی پہلی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے ہمارے لئے بہت بابرکت بنائے اور یہ عید غلبۂ اسلام کی حقیقی عید کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو۔ فرمایا: اسلام کے غلبہ کے لئے جماعت کے محفوظ رہنے کے لئے دُعائیں کریں۔ آج احمدیت کی ترقی نے دشمنوں کو حواس باختہ کردیا ہے اس لئے وہ مخالفت میں اور حسد میں بڑھ رہے ہیں۔ حضور انور نے شہداء احمدیت کے خاندانوں کے لئے اور اسیرانِ راہ مولا کی رہائی کے لئے اور واقفین نو کو تقویٰ کے ساتھ وقف پر قائم رہنے کے لئے دُعاؤں کی تحریک کی نیز فرمایا: مجاہدین تحریک جدید اور وقف جدید کے لئے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے دُعائیں کریں۔ اور یہ بھی دُعا کریں کہ تمام داعیان الی اللہ کی جھولیاں اللہ تعالیٰ پھلوں سے بھر دے۔ اہالیان قادیان کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی میں رہنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ربوہ کے لئے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ربوہ کی رونقیں پھر لوٹائے۔ پاکستان کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ مخالفین سے محفوظ رکھے اور ان کے صبر اور حوصلہ کو بلند کرے۔ اس کے بعد حضور انور نے پُرسوز لمبی اجتماعی دُعا کروائی جس میں لندن کے احباب کے علاوہ MTA کے توسط سے تمام دُنیا کے احمدی احباب حضور انور کے ساتھ دُعا میں شریک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

گستاؤ کے بعد 'حنا' طوفان نے امریکہ میں مچائی تباہی - ۶۱ مرے

کیربیائی جزیرہ ہیتی میں گستاؤ کے بعد چکرواتی طوفان 'حنا' نے بھیانک تباہی مچائی ہے۔ یہ طوفان یہاں اب تک ۶۱ لوگوں کی جان لے چکا ہے۔ سیلاب سے متاثرہ گوناوِیس شہر میں طوفان کی لپیٹ میں آنے سے ۲۷ لوگوں کی موت ہوگئی۔ ہیتی میں واقع قومی شانتی مشن گوناویس شہر کے طوفان سے متاثرہ علاقوں میں پھنسے لوگوں کو ہیلی کاپٹر سے محفوظ جگہوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ کئی علاقوں میں پانی کی سطح تین میٹر سے زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ ایک خبر ایجنسی کے مطابق ہیتی میں طوفان سے ہزاروں لوگوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے گستاؤ طوفان میں یہاں ۱۶۰ سے زائد لوگ مارے گئے تھے۔ معمولی نوعیت والے طوفان 'آئکی' نے کھلے اٹلانٹک مہاساگر میں گزشتہ دنوں کو سمندری تیز طوفان ہریکین میں بدل گیا۔ امریکی نیشنل ہریکین سینٹر نے بتایا کہ آئکے ہریکین میں بدل جانے کے بعد اس کی رفتار ۱۳۰ کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگئی ہے۔

آسام میں سیلاب سے ۲۱ لاکھ لوگ متاثر

آسام میں سیلاب کی حالت دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے۔ ابھی تک ۲۱ لاکھ سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ وہیں سیلاب کی لپیٹ میں آنے سے ۲۴ لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اب مہاماری پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ صوبہ کے راحت اور وزیر شری بھومی دھر برمن نے بتایا کہ صوبہ کے ۲۷ میں سے ۱۲ اضلاع سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ شری برمن نے کہا'' باڑھ سے لگ بھگ ۲۱ لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں اور ۲۴ لوگوں کی اموات بھی ہوگئی ہیں۔ سنٹرل واٹر کمیشن کی رپورٹ کے مطابق آسام میں دریائے برہم پتر کم از کم ۱۰ جگہوں پر خطرہ کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے۔ شری برمن نے کہا کہ دھبری، بورہاٹ، کامروپ، لکھیم پور، دھیم جی اور مورن گاؤں اضلاع میں زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں سیلاب زدہ لوگ کیمپوں میں ٹھکانہ بنائے ہوئے ہیں۔

۲۰۱۵ تک غریبی ختم کرنے کا نشانہ متاثر ہو رہا ہے

اقوام متحدہ کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق دنیا کے امیر ترین ممالک غریب ملکوں کو ترقیاتی کاموں کے لئے وہ رقم فراہم نہیں کر رہے جس کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق اس سے اقوام متحدہ کا ۲۰۱۵ تک غربت کو ختم کرنے کا ہدف بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ اس رپورٹ میں ۲۱ ویں صدی کے لئے اقوام متحدہ کے طے کردہ اہداف کے حصول کی راہ میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اہداف تین سال پہلے گلین ایگلز میں ہونے والے سربراہی اجلاس میں طے کئے گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق قرضوں میں رعایت دینے کے معاملے میں بہتری ہوئی ہے تاہم تجارت اور ترقیاتی کاموں کے بارے میں جو وعدے کئے گئے تھے وہ پورے نہیں کئے گئے رپورٹ پیش کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون نے کہا کہ امداد کے لئے رقم میں ہر سال اٹھارہ ارب ڈالر کا اضافہ کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ غربت کے خلاف جیتنے کے لئے وقت اب ختم ہوتا جارہا ہے۔

اربوں ڈالر کے دفاعی اخراجات کے باوجود دنیا غیر محفوظ
امریکہ ۶۵۰ ارب ڈالر سالانہ خرچ کرتا ہے

ایک نئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کرہ ارض کے تقریباً دوسو ممالک کی سیکورٹی پر سالانہ ۱۱ سو ارب ڈالر سے زائد خرچ کرنے کے باوجود بھی دنیا کو محفوظ نہیں بنایا جا سکا۔ گلوبل سیکورٹی کے حالیہ اعداد و شمار کے مطابق دفاعی اخراجات کی مد میں تقریباً دوسو ممالک کی سیکورٹی پر سالانہ ۱۱ سو ارب ڈالر سے زائد خرچ کرنے کے باوجود بھی دنیا کو محفوظ نہیں بنایا جا سکا۔ گلوبل سیکورٹی کے حالیہ اعداد و شمار کے مطابق امریکہ اپنی سلامتی کے لئے دفاعی اخراجات کی مد میں تقریباً ۶۵۰ ارب ڈالر سالانہ خرچ کرتا ہے جبکہ باقی ممالک سیکورٹی پر مجموعی طور پر ۵۰۰ ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ اس قدر بھاری دفاعی اخراجات کے باوجود امریکہ اپنی سیکورٹی کو یقینی نہیں بنا سکا۔ دفاعی ماہرین نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں امریکی مفادات پہلے سے زیادہ خطرے میں ہیں۔ گلوبل سیکورٹی کے مطابق چین اپنی سلامتی پر سالانہ ۶۵ ارب ڈالر، روس ۵۰ ارب ڈالر، فرانس ۴۵ ارب ڈالر، برطانیہ 42.2 ارب ڈالر جبکہ جاپان دفاعی اخراجات کی مد میں 41.75 ارب ڈالر خرچ کرتا ہے، عمان، قطر اور سعودی عرب جی ڈی پی سب سے زیادہ یعنی ۱۰ فیصد سے زائد اپنے دفاع پر خرچ کرتے ہیں۔ سارک ممالک سیکورٹی پر مجموعی طور پر سالانہ ۲۴ ارب ۷۵ کروڑ ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ بھارت جی ڈی پی کے 2.5 فیصد کے حساب سے سالانہ ۱۹ ارب ڈالر، بنگلہ دیش ایک ارب ڈالر، سری لنکا ۶۰۰ ملین ڈالر، نیپال ۱۰۵ ملین ڈالر، مالدیپ ۴۵ ملین ڈالر جبکہ بھوٹان 8.3 ملین ڈالر دفاعی اخراجات کرتا ہے۔ پاکستان جی ڈی پی کے 3.2 فیصد کے حساب سے ۴ ارب ۵۰ کروڑ ڈالر سے زائد کے دفاعی اخراجات کرتا ہے، پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ موجودہ حکومت نے 302.5 ارب روپئے کے دفاعی اخراجات کی تفصیلات قومی اسمبلی میں پیش کردیں۔ بھاری عسکری اخراجات نے دنیا کو بھوک ننگ اور افلاس کے سوا کچھ نہیں دیا۔ بڑی طاقتیں ملک گیری اور عالمی وسائل پر قبضے کی ہوس ختم کردیں تو دنیا کو جنت نظیر بنایا جا سکتا ہے۔

ہندوستان ۵۰ ہزار سے زائد افراد کی مادری زبان عربی ہے

ہندوستان مختلف زبانوں اور مختلف قوموں کا ایک خوبصورت گہوارہ ہے۔ یہاں بیشتر ریاستوں کی مادری زبان مقامی ہے لیکن مردم شماری سے ثابت ہوتا ہے کہ وطن عزیز میں بعض ایسی زبانیں بھی فروغ پا رہی ہیں جن کی اپنی کوئی ریاست نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کسی طرح کی سیاسی سرپرستی حاصل ہے۔ انہی میں اردو، عربی اور فارسی زبان بھی ہے۔ کیا آپ یقین کرنا چاہیں گے کہ ہندوستان میں ۵۰ ہزار سے زائد لوگوں کی مادری زبان عربی ہے؟ جبکہ سنسکرت بولنے والوں کی ۱۴ ہزار ہے۔ یہ اعدادوشمار سرکاری ہیں جو ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کی بنیاد پر تیار کئے گئے ہیں۔ یہ مردم شماری تو بہت پہلے ہوئی تھی تاہم لسانی درجہ بندی سے متعلق اعدادوشمار ابھی حال ہی میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے ۲۰۰۱ء تک وطن عزیز میں عربی بولنے والوں کی تعداد ۵۱ ہزار ۷۲۸ تھی۔ جس میں ۱۸ ہزار بہار اور ۸ ہزار ۵۰۰ اُتر پردیش میں رہتے ہیں۔

مردم شماری ۲۰۰۱ء کے تحت ایک جائزہ:

زبان	بولنے والوں کی تعداد
اردو	۵ کروڑ ۱۵ لاکھ
انگریزی	۲ لاکھ ۲۶ ہزار
ہندی	۲۵ کروڑ ۸۰ لاکھ
عربی	۵۱ ہزار ۷۲۸
بنگالی	۸ کروڑ ۳۳ لاکھ
مراٹھی	۷ کروڑ ۱۹ لاکھ
تیلگو	۷ کروڑ ۴۰ لاکھ
تمل	۶ کروڑ
پنجابی	۲ کروڑ ۹۱ لاکھ
اڑیا	۳ کروڑ
سندھی	۲۵ لاکھ ۳۵ ہزار
سنسکرت	۱۴ ہزار

پاکستان کی اقتصادی حالت انتہائی دگرگوں

پاکستان کو اقتصادی حالت میں استحکام لانے کے لئے فی الحال کم از کم ۳ تا ۴ بلین ڈالر کی شدید ضرورت ہے۔ پاکستان کی معاشی حالت ملک میں سیاسی بدامنی اور دہشت گردوں کے متعدد واقعات کی وجہ سے بحران سے دو چار ہے اور اس وجہ سے غیر ملکی زرمبادلہ ۱۶ ارب ڈالر سے گھٹ کر ۶ ارب ڈالر رہ گیا ہے۔ جو صرف دو ماہ کے درآمدات کے لئے ہی کافی ہوگا۔

پاکستانی وزیر اعظم کے اقتصادی مشیر ثاقب شیرانی نے کہا ہے کہ اس سال پاکستان کو ۷ بلین ڈالر کے خسارہ کا سامنا ہے لیکن اس کو پُر کرنے کے لئے ہمیں جلد از جلد ۳ سے ۴ بلین ڈالر بیرونی مدد کی ضرورت ہے تاکہ اقتصادی بحران پر قابو پایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خسارہ ۷ بلین ڈالر سے کچھ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے اور یہ سب خام تیل کی قیمتوں پر منحصر کرے گا۔ امریکہ، برطانیہ اور یوروپی یونین کے علاوہ کئی ممالک نے پاکستان کو اس بحران سے نکالنے کے لئے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ سعودی عرب نے بھی پاکستان کو خام تیل سستے داموں پر مہیا کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ ممالک پاکستان کی مدد کے لئے اس وجہ سے تیار ہیں کہ افغانستان میں دہشت گردی کے خلاف جو عالمی جنگ لڑی جارہی ہے، اس میں پاکستان ایک اہم رول ادا کر رہا ہے۔ پاکستان میں دہشت گردانہ حملوں کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری میں بھی کمی آگئی ہے۔ اس سال صرف تین بلین ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی جب کہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران ۵ بلین ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی تھی۔ پاکستان کی خراب اقتصادی صورت حال کی وجہ سے روپیہ کی قیمتوں میں بھی کافی گراوٹ آگئی ہے اور ایک ڈالر ۷۸ روپئے ۵۵ پیسے پاکستانی روپیہ کے برابر ہوگیا ہے۔

صوبہ اڑیسہ میں سیلاب کا قہر
۴۲ لاکھ افراد متاثر اور ۵۰ سے زائد افراد جاں بحق

گزشتہ دنوں صوبہ اڑیسہ میں آئے سیلاب سے تقریباً ۴۲ لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں جبکہ اب تک ۵۶ سے زائد افراد کی موت واقع ہو چکی ہے۔ اس سیلاب سے ۹ اضلاع متاثر ہوئے ہیں جبکہ کیندر پاڑا، کٹک، جگت سنگھ پور اور پوری ضلع سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ان اضلاع میں دریا کے ۲۴۰ ساحلی مقامات میں کٹاؤ واقع ہوا ہے۔ آٹھ لاکھ لوگ اب بھی متاثر ہیں۔ جبکہ ۱۷۸ گاؤں زیر آب ہیں۔ سیلاب نے گاؤں کے گاؤں صاف کر دیئے ہیں۔ مناسب راحت اشیاء، پینے کا پانی، کپڑے اور پالیتھین شیٹوں کی کمی کے باعث پریشانی دُگنی ہو رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ جناب نوین پٹنائک صاحب نے ایک تشخیص کمیٹی کو متاثرہ علاقوں اور افراد کا جائزہ لیکر ۱۵ دنوں کے اندر رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔ اس سیلاب کی وجہ سے پانچ لاکھ ہیکٹیئر زمین میں کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں جبکہ ۹۰۰ مقامات میں سڑکیں ٹوٹ گئیں ہیں۔ فی الحال مہاندی اور دریائے مندنی کی سطح لگاتار کم ہو رہی ہے۔ مرکزی حکومت نے متاثرین کے لئے راحت اور آبادکاری کے لئے بطور امداد ۵۰۰ کروڑ روپئے منظور کئے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 9th October 2008 | Issue No. 41

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت مہیمن اپنے خاص بندوں کے لئے ظاہر کرتا ہے تو خارق عادت طور پر ان کی نگرانی اور حفاظت کے سامان کرتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی صفت مہیمن کے سایہ تلے ان تمام فیوض و برکات کا حامل بنائے

خدا تعالیٰ کی صفت مہیمن کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ

.........خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۳/اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن.........

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چند خطبات قبل میں نے اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن کے متعلق کچھ بیان کیا تھا۔ چنانچہ آج پھر اسی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند واقعات پیش کروں گا۔ عموماً اس کے معنی پناہ دینے والے کے کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز کی آخری پناہ گاہ ہے جو اپنے سے خالص ہو کر چمٹے رہنے والے کے لئے عجیب عجیب نشانات دکھلاتا ہے اور اس کے ایک معنی گواہ کے بھی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہر مخالف کے جواب میں گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک معنی نگران کے بھی ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنی یہ صفت اپنے خاص بندوں کے لئے ظاہر کرتا ہے تو خارق عادت طور پر ان کی نگرانی اور حفاظت کے سامان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے مظہر پہلے تمام انبیاء ہوتے رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مظہر تھے اور آپؐ ہی کے طفیل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس صفت کا فیض عطا فرمایا۔ اس وقت میں اس حوالے سے جو صفت مہیمن کے وسیع معنوں میں پوشیدہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ پایا وہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا اور آپؐ پر اللہ کا احسان اس لئے تھا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی سچائی ظاہر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح حفاظت فرمائی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"پانچ موقعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجنابؐ درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھائی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کرینگے۔ (۲) دوسرا موقعہ وہ تھا جبکہ کافر لوگ اُس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔ (۳) تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا۔ اور آپ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ (۴) چوتھا وہ موقعہ تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اُس کا دیا گیا تھا۔ (۵) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقع تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تمام پر خطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخرکار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپؐ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۵۲ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ مواقع ایسے ہی پیش آئے تھے۔ اوّل ڈاکٹر مارٹن کلارک کے خون کا مقدمہ، دوسرے جبکہ پولیس نے مجھ پر فوجداری کا مقدمہ کیا، تیسرے وہ جبکہ کرم الدین جہلمی نے میرے خلاف فوجداری مقدمہ کیا۔ چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو کرم دین نے ہی گورداسپور میں کیا۔ پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے بعد میرے گھر کی تلاشی لی گئی تھی اور ان تمام مقدمات میں دشمن ناکام و نامراد رہے۔ فرمایا: ڈاکٹر مارٹن کلارک کا ایسا جھوٹا مقدمہ تھا جو ایک آوارہ اور جھوٹے لڑکے کو آلۂ کار بنا کر گھڑا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ڈاکٹر مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا یہ لڑکا بار بار اپنے بیان بدلتا رہتا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی بھی اس مقدمہ میں عیسائیوں کی حمایت میں شامل ہو گئے تھے چنانچہ کیپٹن ڈگلس نے جب اس مقدمہ کے تمام حقائق سنے تو اس نے آپؑ کو باعزت بری کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس قتل کے مقدمہ میں آپ کی حفاظت فرما کر اپنی صفت مہیمن کا اظہار فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی صداقت کے ۲۵ ویں نشان کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں: پچیسواں نشان کرم دین نے جہلم میں مقدمہ دائر کیا تھا جس پر خدا تعالیٰ نے الہاماً یہ دعا سکھلائی تھی کہ رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جماعت کی موجودہ مخالفت کے موقع پر مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعائیہ الہام رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کی دعا پڑھنی چاہئے پھر خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دُعا کرنی چاہئے۔ فرمایا اس حوالہ سے میں آپ کو تحریک کرتا ہوں کہ اس دعا کو کثرت سے پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن یعنی سنو اللہ کے اولیا پر نہ کسی قسم کا کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ ہر مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اللہ تیری حفاظت اور نگہبانی کرے گا۔ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن خدا اس نور کا محافظ ہے خدا ہر میدان میں تیری مدد کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداء سے ہی آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی تائیدات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی وفات کا وقت جب قریب آیا اور صرف چند پہر باقی رہ گئے تو ان الفاظ میں الہام ہوا۔ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِق۔ چنانچہ بشریت کے تقاضہ کے مطابق فکر دامنگیر ہوئی تو الہام ہوا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ چنانچہ اس الہام کے بعد والد صاحب کی وفات سے لیکر اب تک اللہ تعالیٰ میرے لئے ہر اعتبار سے کافی ہو گیا۔ خدا نے ان کی وفات کے بعد لاکھوں انسانوں میں مجھے شہرت دی اور ہر طرح سے تائید و نصرت فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے وہ بلائیں جو انسان کی شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سب بلاؤں سے محفوظ رکھا ہے اور اپنی رضا کی راہیں مجھے دکھلائیں۔

پس ہر وہ شخص جو ایمان میں ترقی کرتا ہے یہ نظارے دیکھ سکتا ہے جو آج کے اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کو مان کر ہی مل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی صفت مہیمن کے سایہ تلے ان تمام فیوض و برکات کا حامل بنائے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747